الصلوۃ و السلام علیك یارسول اللہ
النحو فی الکلام کالملح فی الطعام
ضیاء النحو
مصنف
نبیرہ صدر الشریعہ
مولانا عطاء المصطفی اعظمی امجدی
ناشر
مکتبہ امجدی
دار العلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ، کراچی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَزَّ الْعِلْمَ فِیْ کُلِّ الْاَعْصَارِ، وَاَعْلٰی حِزْبَ الْعُلَمَاءِ وَالْاَنْصَارِ، وَجَعَلَ النَّحْوَ فِی الْکَلَامِ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَنَامِ، وَاٰلِہِ الْعِظَامِ، وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ، اَجْمَعِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ

فقیر سگ بارگاہِ قادری نے اس زمانے کے لحاظ سے جبکہ طلباء کو عربی و فارسی سے ناواقف اور اردو تراجم و شروح کی طرف متوجہ دیکھا نیز طلباء و دیگر احباب کے بار بار اصرار پر کہ علم نحو کے صحیح مسائل عام فہم زبان میں لکھوں۔ باوجود عدیم الفرصتی و بے مائیگی کے تَوَکُّلاً عَلَی اللّٰہِ اس کام کو شروع کیا اور حسبِ توفیق چار چھ صفحہ کر کے لکھتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ دس یوم میں یہ رسالہ پایۂ تکمیل کو پہنچا یعنی ۲۸ اگست ۸۹ء کو شروع کیا اور ۷ ستمبر ۸۹ء کو اختتام پذیر ہوا۔ مولا تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعہ طلباء کو فائدہ پہنچائے اور گمراہ کن شروحات سے محفوظ رکھے۔

میں اپنے اس حقیر رسالہ کو حضور صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، سیدی و سندی وجدی حضرت علامہ مفتی ابوالعلیٰ محمد امجد علی صاحب اور اپنے پیر و مرشد آقائی و ملجائی حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہما کی بارگاہ میں بطور نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوں اور اس کا ثواب واجر آپ کی ارواح طیبہ کو ایصال کرتا ہوں۔ اور مفتی اعظم پاکستان علامہ محمد وقار الدین صاحب (شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ) اور رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب (مصنف زلزلہ) اور حضرت علامہ محمد حسن حقانی صاحب مدظلہم العالی کا بیحد ممنون و مشکور ہوں کہ نظر ثانی فرما کر تقاریظ سے آراستہ فرمایا۔ خداوند عالم اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے آمین بجاہ نبیہ سید المرسلین۔

عطاء المصطفیٰ قادری اعظمی
خادم دار العلوم امجدیہ ٹرسٹ عالمگیر روڈ کراچی ۵

تقریظ جلیل

رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب مدظلہ العالی (انڈیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

محمدًا و مصلیًا و مسلمًا

عزیزی مولانا عطاء المصطفیٰ سلمہ مدرس دار العلوم امجدیہ کراچی نے ضیاء النحو کے نام سے عربی کے مبتدی طلبہ کیلئے یہ کتاب تصنیف فرمائی ہے جو اس وقت میرے پیش نظر ہے۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے نحو کے مسائل نہایت تحقیق و تفصیل کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔ ہدایۃ النحو اور کافیہ کے وہ مباحث جو سینکڑوں صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں انہیں اختصار کے ساتھ نہایت آسان پیرائے میں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

مصنف خود بھی ایک ذی استعداد فاضل ہیں اور اسی کے ساتھ خانوادۂ امجدیہ کے ایک ہونہار فرزند بھی ہیں۔ یہ علمی گھرانہ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ اس حقیقت سے کم و بیش ہر شخص باخبر ہے کہ آج ہند و پاک میں اہل سنّت کے سارے عربی مدارس اسی خانوادے کے علمی فیضان کا مرہون منت ہے۔

اس خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ شاہ حکیم ابو العلا محمد امجد علی اعظمی قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام نامی سے کون مسلمان واقف نہیں ہے۔ بہارِ شریعت کے نام سے ان کی گرانقدر تصنیف فقہ حنفی کی ایک ایسی جامع کتاب ہے جس کی صحت و ثقاہت پر ہر طبقہ کے علماء نے اتفاق کیا ہے اردو سمجھنے والے دنیا کے سارے مفتیانِ احناف جزئیات کی تلاش کے لئے

اس کتاب سے ضرور استفادہ کرتے ہیں۔
تحقیقی اعتبار سے بھی اس کتاب کا پایہ بہت بلند ہے کہ اس میں جتنے بھی مسائل درج کئے گئے ہیں وہ فقہائے احناف کے مفتیٰ بہ اور راجح اقوال پر مبنی ہیں۔

حضرت صدر الشریعہ کا یہ عظیم کارنامہ اپنی جگہ پر ہے لیکن علمی دنیا پر ان کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے اپنی مسندِ تدریس سے علمائے راسخین کی ایک ایسی نسل تیار کی جن کے علمی فیضان کی خوشبو سے سارا عالم اسلام مہک رہا ہے اور جن کی درس گاہوں سے ایسے ایسے قابل اساتذہ پیدا ہوئے جو اہلسنت کے عربی مدارس کی آبرو بن گئے۔

صدر الشریعہ کے خانوادے کی یہ خصوصیت بھی قابلِ فخر ہے کہ ان کی اولاد میں جید علماء کی پیداوار کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔

استاذ العلماء حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الازہری علیہ الرحمۃ سابق شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ کراچی کی علمی جلالت شان سے کون واقف نہیں ہے۔ منقولات میں ان کی علمی برتری سب کے نزدیک مسلّم تھی۔ خصوصیت کے ساتھ فنِ حدیث میں انہیں وحید العصر کا درجہ حاصل تھا۔ اس ملک میں ان کے سینکڑوں تلامذہ ان کی علمی جلالت وجبروت کی زندۂ جاوید یادگار ہیں۔ علم وفن میں ان کی جامعیت وانفرادیت کا اس سے بڑھ کر ثبوت اور کیا ہوگا کہ کئی سال ہوئے کہ وہ خدا کو پیارے ہو گئے لیکن دار العلوم امجدیہ کے بانی و مہتمم حضرت علامہ مفتی ظفر علی صاحب نعمانی کو اب تک ان کا کوئی بدل نہیں مل سکا۔

حضرت صدر الشریعہ کے دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ قاری رضاء المصطفیٰ صاحب ہیں۔ جو پینتیس سال سے نیو میمن مسجد کے منبر سے ارشاد و ہدایت کا فرض انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے صدر الشریعہ کے علمی میراث کو دار العلوم نوریہ رضویہ

کلفٹن اور مکتبہ رضویہ کی شکل میں زندہ رکھا ہے

حضرت صدر الشریعہ کے تیسرے صاحبزادے محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب ہیں، جو ہندوستان میں اہل سنت کی سب سے بلند پایہ درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں شیخ الحدیث ہیں۔ حضرت موصوف بھی حدیث وفقہ میں اپنے عظیم المرتبت باپ کی قابلِ فخر یادگار ہیں۔ سند کے ساتھ صحیحین کی سینکڑوں حدیثیں انہیں ازبر یاد ہیں۔ اس وقت اپنے معاصرین میں علمی تبحُّر، قوت حافظ، نکتہ رسی، علم وفن کی جامعیت، درس وتدریس اور خطاب ومناظرہ میں وہ اپنا ہمسر نہیں رکھتے۔

اب تک ایک ہزار علماء ان کی درس گاہ سے سند فراغ حاصل کر چکے ہیں۔ آج کل وہ ترمذی شریف کی شرح لکھ رہے ہیں۔ خدائے قدیر اس سلسلے کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور موصوف کی عمر میں برکت عطا فرمائے تاکہ وہ اپنے اور سینکڑوں مشاہیر علماء کے عظیم استاذ، بانی الجامعۃ الاشرفیہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے چھوڑے ہوئے مشن کو اتمام تک پہنچائیں۔

اس کتاب کے جواں سال مصنف مولانا عطاء المصطفیٰ اسلمہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے پوتے ہیں۔ اس تعلق سے وہ بھی علوم امجدی کے صحیح وارث ہیں۔ ابھی عنفوان شباب کی منزل سے گزر رہے ہیں لیکن علمی استعداد قابلِ قدر ہے۔ تحقیق وجستجو کا شوق اور خوب سے خوب تر بننے کی لگن ایک عظیم مستقبل کا پتہ دیتی ہے۔

حضرت صدر الشریعہ کی یہ دوسری پیڑھی ہے جو علم کی مشعل لئے ہوئے تاریکیوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ کتنے علمی خانوادے گمنامیوں کی نذر ہو گئے لیکن صدر الشریعہ پر یہ خاص فضل خداوندی ہے کہ اُن کی صُلبی اور روحانی، دونوں نسلیں فصل بہار کی طرح بافروغ اور بارآور ہیں ـــ خدائے قدیر ان کی تربت پر صبح وشام اپنی رحمتوں کے بادل برسائے۔

نزیل کراچی ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم

سبق نمبر ۱

علم نحو | وہ علم ہے جس کے ذریعہ اسم فعل، حرف کی اعرابی وبنائی (معرب ومبنی) حالتیں اور دو یا دو سے زیادہ کلموں کے آپس میں ملانے کا طریقہ معلوم ہو

غرض وغایت | علم نحو کا مقصد وفائدہ یہ ہے کہ کلام عرب (بولنے یا لکھنے) میں لفظی واعرابی (زبر، زیر، پیش) غلطی سے محفوظ رہے۔

موضوع | ہر علم کا موضوع یہ ہے کہ جس کے حالات اس علم میں بیان کئے جائیں پس نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے کہ نحو میں انہیں کے احوال بیان ہوتے ہیں مثلاً کلمہ کا معرفہ ونکرہ اور معرب ومبنی وغیرہ ہونا۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) موضوع (۲) مہمل

لفظ موضوع | وہ لفظ ہے جو بامعنیٰ ہو۔ جیسے رَجُلٌ

لفظ مہمل | وہ لفظ ہے جو بے معنیٰ ہو جیسے کھانا وانا، پانی وانی میں وانا، وانی

سبق نمبر ۲

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب

مفرد | وہ لفظ ہے جو ایک معنیٰ بتائے جیسے رَجُلٌ

مفرد کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

۱۔ اسم | وہ کلمہ ہے جو اپنا معنیٰ بتانے میں دوسرے لفظ کا محتاج نہ ہو اور اس میں زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے قَلَمٌ، رَجُلٌ

۲۔ فعل | وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں آجائے اور

کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے نَصَرَ۔ اس نے مدد کی۔

زمانہ | وقت کو کہتے ہیں جو تین ہیں (۱) ماضی (گذشتہ) (۲) حال (موجودہ) (۳) مستقبل (آئندہ)

۳۔ حرف | وہ کلمہ ہے جس کا معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں نہ آسکے جیسے مِنْ، فِی

سبق نمبر ۳ الف

مرکب | وہ لفظ ہے جو دو کلموں یا زائد سے مل کر بنا ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ زید عالم ہے۔ غُلَامُ بَکْرٍ۔ بکر کا غلام۔ وَلَدُ زَیْدٍ عَالِمٌ۔ زید کا لڑکا عالم ہے۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں (۱) مفید (۲) غیر مفید

۱۔ مفید | مفید وہ مرکب ہے کہ جب بات کہنے والا بات کہکر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔ جیسے مُحَمَّدٌ رَسُولُنَا۔ محمد صلی اللہ وسلم ہمارے رسول ہیں۔ اُعْبُدِ اللّٰہَ۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) خبریہ (۲) انشائیہ

ا۔ خبریہ | وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہا جاسکے جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ زید عالم ہے۔ جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمیہ (۲) فعلیہ

i۔ اسمیہ | وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزو اسم ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ

ii۔ فعلیہ | وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء فعل جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔ زید نے مارا جملہ اسمیہ میں پہلا جزء مسند الیہ ہوتا ہے۔ جس کو مبتداء کہتے ہیں۔ اور دوسرا جزء مسند ہوتا ہے جس کو خبر کہتے ہیں۔ اور جملہ فعلیہ میں پہلا جزء مسند ہوتا ہے

لے۔ دوسرا جزء خواہ اسم ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ خواہ فعل ہو جیسے زَیْدٌ نَصَرَ ۱۲ منہ

جس کو فعل کہتے ہیں اور دوسرا جزء مسند الیہ ہوتا ہے جس کو فاعل کہتے ہیں۔

مسند الیہ | وہ اسم ہے جس کی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے۔ جیسے اَللّٰہُ وَاحِدٌ
اللہ ایک ہے۔ اس کو مبتدا بھی کہتے ہیں

مسند | وہ اسم ہے جس کی کسی چیز کی طرف نسبت کی جائے۔ اس کو خبر بھی کہتے ہیں۔ اس مثال میں وَاحِدٌ کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے لہٰذا وَاحِدٌ مسند اور اَللّٰہُ مُسند الیہ ہے۔

اسم مسند اور مُسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے اور فعل صرف مسند ہوتا ہے اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ ہوتا ہے۔

۲۔ جملہ انشائیہ | وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے اُنْصُرْ۔ تو مدد کر۔ جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں۔

۱۔ **امر**: جیسے اِضْرِبْ تو مار ۲۔ **نہی**: جیسے لَا تَضْرِبْ تو مت مار
۳۔ **استفہام**: جیسے ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ۔ کیا زید نے مارا۔
۴۔ **تمنّی**: جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ۔ کاش زید موجود ہوتا۔
۵۔ **ترجی**: جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ۔ شاید عمرو غائب ہو۔
۶۔ **عقود**: جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ۔ میں نے بیچا اور میں نے خریدا۔
۷۔ **ندا**: جیسے۔ یَا اَللّٰہُ۔ اے اللہ
۸۔ **عرض**: جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔ کیا تم ہمارے پاس نہیں آؤ گے کہ تم بھلائی پاؤ۔ ۹۔ **قسم**: جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا۔ خدا کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا۔ ۱۰۔ **تعجب**: جیسے مَا اَحْسَنَہٗ وَاَحْسِنْ بِہٖ۔ کس چیز نے اسے اتنا حسین بنا دیا۔ ان تمام اقسام کی مکمل تفصیل میری کتاب بہار نحو میں مذکور ہے۔

۲۔ مرکب غیر مفید | وہ مرکب ہے کہ جب بات کہنے والا اس پر خاموش ہو تو سننے والے کو نہ کوئی خبر معلوم ہو اور نہ کوئی طلب۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ زید کا غلام

سبق نمبر ۳/ب

مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اضافی (۲) بنائی (۳) منع صرف

۱۔ **اضافی** وہ مرکب ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ جس اسم کی اضافت ہوتی ہے، اسے مضاف جس کی طرف ہوتی ہے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے رَسُوْلُ اللّٰہِ اس میں رسول کی اضافت اللہ اسم جلالت کی طرف ہے لہٰذا رسول مضاف اور اللہ اسم جلالت مضاف الیہ ہے۔ یہ یاد رہے کہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ یعنی حالت جری (زیر) میں ہوتا ہے۔ ترجمہ۔ اللہ کے رسول۔

۲۔ **مرکب بنائی** وہ مرکب ہے کہ دو اسم کو ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف محذوف پر مشتمل ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ یہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھے۔ واؤ کو حذف کر کے دونوں اسم کو ایک کر دیا گیا۔ یہ یاد رہے کہ مرکب بنائی کے دونوں اسم مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔ علاوہ اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا پہلا اسم معرب ہے۔ جو بدلتا رہتا ہے۔

۳۔ **مرکب منع صرف** وہ مرکب ہے کہ دو اسم کو ایک کر دیا گیا ہو۔ لیکن دوسرا اسم کسی حرف پر مشتمل نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَكُّ۔ ایک شہر کا نام ہے۔ جو ملک شام میں تھا۔ یہ دو اسم بعل (ایک بت کا نام) ہے جو ملک شام میں تھا۔ جس کی پوجا الیاس علیہ السلام کی قوم کرتی تھی اور بَكُّ اس بادشاہ کا نام ہے۔ جو اس شہر کا حکمران تھا اور اس بت کی پوجا کرتا تھا۔ مرکب منع صرف کا پہلا جزء مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا معرب جو بدلتا رہتا ہے۔

تنبیہ: مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جزء (ٹکڑا) ہوتا ہے۔ پورا جملہ نہیں ہوتا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ عَاقِلٌ "زید کا غلام عقلمند ہے۔ جَاءَ بَعْلَبَكُّ۔ بعلبک آ گیا۔ اَخَذْتُ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا۔ میں نے گیارہ روپے لے لئے۔ ان

مثالوں میں خط کشیدہ اسماء مرکب غیر مفید ہیں جو جملہ کے جزء ہیں

واضح رہے کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ خواہ دونوں کلمے لفظوں میں ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔ بَکْرٌ عَالِمٌ۔ خواہ ایک مقدر (چھپا ہوا) ہو۔ جیسے اِضْرِبْ کہ اس میں اَنْتَ ضمیر پوشیدہ ہے اور جملہ دو کلموں سے زائد بھی ہوتا ہے جس کی کوئی حد متعین نہیں۔ لہٰذا جب جملہ میں کلمات زیادہ ہوں تو اسم فعل، حرف کو ایک دوسرے سے تمیز کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ کون معرب ہے اور کون مبنی ہے اور کون عامل ہے اور کون معمول ہے اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ کلمات کا تعلق آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کیسا ہے تاکہ مسند اور مسند الیہ، اور مضاف و مضاف الیہ کا پتہ چلے اور جملہ کا صحیح معنیٰ معلوم ہو جائے۔

سبق نمبر ۴

اسم، فعل، حرف کی تعریفیں آپ کو معلوم ہو چکیں اب ان کی علامتیں ذکر کیجاتی ہیں۔

علاماتِ اسم اسم کی چند[1] علامتیں ہیں (۱) الف لام (حرف تعریف) جو کلمہ کے شروع میں ہوتا ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ (۲) کلمہ کے شروع میں حرف جر کا ہونا اور کلمہ کے آخر[2] میں زیر ہونا جیسے بِالْقَلَمِ کے میم پر کسرہ (۳) کلمہ کے آخر میں تنوین ہونا جیسے زَیْدٌ (۴) مسند الیہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ (۵) مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ (۶) مصغر[3] ہو جیسے قُرَیْشٌ (۷) منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌ، مِصْرِیٌ، هِنْدِیٌ (۸) مثنیٰ (تثنیہ) ہو۔ جیسے رَجُلَانِ، قَلَمَانِ (۹) جمع ہو جیسے رِجَالٌ

---

[1] یہ کل گیارہ علامتیں ہیں۔ جن میں سے آٹھ لفظی اور تین یعنی ۴، ۵، ۱۰ معنوی ہیں۔ ۱۲۔ منہ

[2] سوال حرف جر فعل پر آتا ہے۔ جیسے حتی تنکح اور جر بھی جیسے أعبد الله بصورت وصل؟ جواب حتی حرف جر حقیقت میں فعل پر داخل نہیں کہ یہاں ان مصدریہ مقدر ہے۔ پس اسکا دخول فعل پر نہ ہوا بلکہ مصدر پر اور اعبد الله پر کسرہ عارضی ہے۔ جس کا کوئی اعتبار نہیں۔ ۱۲ منہ

[3] اس کا مفصل بیان بہار نحو میں ہے۔ ۱۲ منہ

(۱۰) موصوف ہو۔ جیسے رَجُلٌ عَاقِلٌ (۱۱) آخر میں تائے متحرکہ لگی ہو۔ جیسے ضَارِبَۃٌ

نوٹ فعل حقیقت میں واحد ہوتا ہے۔ اس کا فاعل تثنیہ و جمع ہوتا ہے۔ فعل کو مجازاً تثنیہ و جمع کہہ دیتے ہیں۔ مثلاً ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبَ (مارنا) فعل (کام) ہے جو واحد ہے اور الف واؤ فاعل ہیں۔ جو ضمیر ہیں۔ اور تمام ضمیریں اسم ہیں۔ اس لئے تثنیہ اور جمع ہونا اسم کی ہی علامت ہے۔

علامات فعل فعل[1] کی آٹھ علامتیں ہیں۔ (۱) کلمہ کے شروع میں قَدْ ہو جیسے قَدْ اَفْلَحَ (۲) سین ہو۔ جیسے سَیَعْلَمُوْنَ (۳) سَوْفَ ہو۔ جیسے سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ (۴) حرف جزم[2] ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ (۵) ضمیر مرفوع متصل ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ (۶) آخر میں تائے ساکن ہو جیسے ضَرَبَتْ (۷) امر ہو جیسے اِضْرِبْ (۸) نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ

علامات حرف جس کلمہ میں اسم و فعل کی علامت نہ ہو وہ حرف ہے اور یہ صرف ربط و تعلق کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ حروف تین طرح ربط کرتے ہیں۔

(۱) دو اسموں میں جیسے زَیْدٌ فِی الْمَسْجِدِ (۲) ایک اسم اور ایک فعل میں جیسے اَکَلْتُ بِالْیَدِ (۳) دو فعلوں میں جیسے اُرِیْدُ اَنْ اُصَلِّیَ۔

سبق نمبر ۵، معرب و مبنی کا بیان

آخری حرف کی حرکت کی تبدیلی کے لحاظ سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں (۱) معرب (۲) مبنی

۱۔معرب وہ کلمہ ہے جس کا آخر (آخری حرف کی حرکت) عوامل کے بدلنے سے بدلتا رہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ۔ زید میرے پاس آیا، ضَرَبْتُ زَیْدًا۔ میں نے زید کو مارا۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ میں زید کے پاس سے گزرا۔ اس مثال میں ....

---

[1] علامات فعل آٹھ ہیں۔ جن میں سے اوّل چھ لفظی اور آخری دو معنوی ہیں۔ ۱۲ منہ۔

[2] حروف جازم پانچ ہیں۔ لَمْ، لَمَّا، لام امر، لاء نہی، اِنْ شرطیہ جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ ۱۲ منہ۔

زید معرب ہے اور جاءَ وغیرہ عامل ہیں اور دال کا ضمہ، فتحہ، کسرہ اعراب ہے اور دال اعراب کی جگہ ہے۔

عامل | وہ کلمہ ہے جس کی وجہ سے اعراب تبدیل ہو۔

اعراب | : کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کو کہتے ہیں جو تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

۲۔ مبنی | وہ کلمہ ہے جس کے آخر کی حرکت عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے بلکہ ہمیشہ ایک حال پر رہے۔ جیسے جَاءَ هٰذَا، رَأَیْتُ هٰذَا، مَرَرْتُ بِهٰذَا۔ ان مثالوں میں هٰذَا رفع، نصب، جر تینوں حالتوں میں یکساں ہے۔ شاعر کہتا ہے۔

(۱) مبنی آں باشد کہ مانند بر قرار ٭ معرب آں باشد کہ گردد بار بار

معرب و مبنی کی اقسام | معرب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسم متمکن بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو (۲) فعل مضارع بشرطیکہ نون جمع مؤنث و نون تاکید سے خالی ہو۔

اسم متمکن | وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔ اس کو متمکن اس لئے کہتے ہیں کہ تمکن کے معنی ہیں جگہ دینا۔ چونکہ یہ اعراب کو جگہ دیتا ہے۔ اس لئے اسکو متمکن کہتے ہیں

سبق نمبر ۶ الف

مبنی کی پانچ قسمیں ہیں

(۱) اسماء میں سے صرف اسم غیر متمکن (۲) افعال میں سے فعل ماضی (۳) امر حاضر معروف (۴) فعل مضارع نون جمع مؤنث و نون تاکید کے ساتھ (۵) تمام حروف مبنی ہیں۔

اسم غیر متمکن | وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو۔

مبنی اصل (۲) | تین ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف

اسم غیر متمکن (مبنی) کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے موصولہ (۳) اسمائے اشارہ

---

(۱) مبنی وہ ہے جو ایک حالت میں رہے اور معرب وہ ہے جو بدلتا رہے۔ ۱۲ منہ

(۲) مبنی اصل کیساتھ مشابہت کی تفصیل اپنی کتاب بہار نحو میں لکھدی ہے۔ ان شئتم فارجعوا الیہ ۱۲ منہ

(۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی۔

۱۔ مضمرات وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب، غائب کے نام کی جگہ پر بولا جائے۔ جیسے أَنَا أَنْتَ، هُوَ، میں، تو، وہ۔ مضمرات کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیر ہے جو محلِ رفع میں ہو یعنی فاعلیت کا معنی دیتی ہو اور اپنے عامل یعنی فعل سے ملی ہوئی ہو جیسے۔ ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوا، ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا، ضَرَبْنَ۔ ان مثالوں میں صرف ضَرَبَ، ضَرَبَتْ میں مستتر[1] ضمیر ہے اور باقی میں بارز[2] ہیں۔

۲۔ ضمیر مرفوع منفصل وہ ضمیر جو محلِ رفع میں ہو یعنی فاعلیت اور ابتداء کے معنی ظاہر کرتی ہو اور اپنے عامل سے الگ ہو۔ جیسے أَنَا، نَحْنُ، أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتِ أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ، هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ۔ ان میں تمام ضمیریں ہمیشہ بارز ہوتی ہیں۔

۳۔ ضمیر منصوب متصل وہ ضمیر جو محلِ نصب میں ہو یعنی مفعولیت کے معنی ظاہر کرتی ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ جیسے ضَرَبَنِيْ، ضَرَبَنَا، ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُنَّ، ضَرَبَهُ، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُنَّ۔

۴۔ ضمیر منصوب منفصل وہ ضمیر جو محلِ نصب میں ہو یعنی مفعولیت کے معنی ظاہر کرتی ہو اور اپنے عامل سے علیحدہ ہو جیسے إِيَّايَ، إِيَّانَا، إِيَّاكَ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُمْ إِيَّاكِ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُنَّ، إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُنَّ

---

[1] چھپی (پوشیدہ) ہوئی ضمیر۔ ۱۲ منہ

[2] ظاہر (واضح) کی ہوئی ضمیر۔ ۱۲ منہ

یہ دونوں ضمیریں مفعول اور دیگر منصوبات کے لئے آتی ہے۔ جن کی تفصیل اگلی کتابوں میں ملے گی۔

۵۔ ضمیر مجرور متصل وہ ضمیر جو محلِ جر میں ہو یعنی اضافت کے معنی ظاہر کرتی ہو اور اپنے عامل (حرف جر یا مضاف) سے ملی ہوئی ہو۔ جر کی مثال جیسے لِیْ، لَنَا، لَکَ، لَکُمَا، لَکُمْ، لَکِ، لَکُمَا، لَکُنَّ، لَہٗ، لَھُمَا، لَھُمْ، لَہَا لَہُمَا، لَہُنَّ، مضاف کی مثال، جیسے غُلَامِیْ، غُلَامُنَا، غُلَامُکَ، غُلَامُکُمَا، غُلَامُکُمْ غُلَامُکِ، غُلَامُکُمَا، غُلَامُکُنَّ، غُلَامُہٗ، غُلَامُھُمَا، غُلَامُھُمْ، غُلَامُھَا غُلَامُھُمَا، غُلَامُھُنَّ۔

نوٹ:۔ یہ تمام ضمیریں مبنی ہیں کوئی فتح پر کوئی ضمہ پر، کوئی سکون پر۔

سبق نمبر ۶ ب

۲۔ اسمائے اشارہ وہ اسم ہے۔ جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ قریب اور بعید، اشارہ قریب کی مثال یہ ہے۔ ذَا (یہ ایک مذکر) ذَان (یہ دو مذکر) ذَیْنِ (یہ دو مذکر) تَا، تِیْ، تِہٖ، ذِہٖ، ذِھِیْ، تِھِیْ (یہ ایک مؤنث) تَانِ، تَیْنِ (یہ دو مؤنث) اُولَاءِ، اُولٰی (یہ سب مذکر یا یہ سب مؤنث) [1]

فائدہ جس کی طرف اشارہ کرتے ہیں اسے مشار الیہ کہتے ہیں، جیسے ھٰذَا الْکِتَابُ میں کِتَابٌ مشار الیہ ہے۔

---

[1] اکثر اسم اشارہ کے شروع میں ھا، تنبیہ لگاتے ہیں تاکہ مخاطب متکلم کی بات کو توجہ سے سنے جیسے ھٰذَا، ھٰذَانِ، ھٰذَیْنِ، ھَاتَا، ھَاتَانِ، ھَاتَیْنِ، ھٰؤُلَاءِ، وغیرہا اور کبھی آخر میں حرف (ک) خطاب لگا دیتے ہیں تاکہ مخاطب کا مذکر، مؤنث یا واحد، تثنیہ، جمع ہونا معلوم ہو جائے جیسے ذَاکَ الخ۔ اشارہ بعید کے لئے لام مکسور یا لام ساکن لاتے ہیں، جیسے ذَالِکَ، ذَالِکُمَا، ذَالِکُمْ، ذَالِکِ، ذَالِکُمَا، ذَالِکُنَّ، تِلْکَ۔ ۱۲ منہ۔

۳۔ اسمائے موصولہ وہ اسم ہے جو صلہ یعنی جملہ خبریہ اور ضمیر کا محتاج ہو۔ جیسے الذی نَصَرَہٗ وَلِیٌّ" میں اَلَّذِیْ اپنے بعد والے جملہ (صلہ) کا محتاج ہے جو اس کے بغیر مکمل نہ ہوگا۔ اَلَّذِیْ (ایک مذکر) اَلَّذَانِ (دو مذکر)، اَلَّذَیْنَ (دو مذکر) اَلَّذِیْنَ (سب مذکر) اَلَّتِیْ (ایک مونث) اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ (دو مونث) اَللَّاتِیْ، اَللَّوَاتِیْ (بہت سی مونث) ما، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مونث، غیر ذی عقل کے لئے۔ مَنْ، واحد تثنیہ، جمع، مذکر، مونث ذی عقل کیلئے، اَیٌّ مذکر، مونث کے لئے۔ اَیَّۃٌ صرف مونث کیلئے یہ دونوں ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔ الف لام بمعنی الذی اسم فاعل مفعول میں جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ وَالْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ اور ذُوْ قبیلہ طے کی زبان میں اَلَّذِیْ کے معنی میں۔ جیسے جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَکَ

سبق نمبر ۶ ج

۴۔ اسمائے افعال وہ اسماء جو افعال کے معنی دیتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) بمعنی امر حاضر معروف (۲) بمعنی فعل ماضی۔

۱۔ **بمعنی امر حاضر معروف** رُوَیْدَ بمعنی اَمْہِلْ (تو ضرور مہلت دے) ۲۔ بَلْہَ بمعنی اُتْرُکْ (تو ضرور چھوڑ دے) ۳۔ ھَلُمَّ بمعنی اُحْضُرْ (تو حاضر کر) ۴۔ حَیَّھَلْ بمعنی اِیْتِ (تو آ) ۵۔ عَلَیْکَ اُلْزِمْ (لازم پکڑو) ۶۔ دُوْنَکَ بمعنی خُذْ (لے لے) ۷۔ ھَا بمعنی خُذْ (لے لے)

۲۔ **بمعنی فعل ماضی** ھَیْھَاتَ[۱] بمعنی بَعُدَ (بیشک دور ہوا) ۲۔ شَتَّانَ[۲] بمعنی اِفْتَرَقَ (بیشک جدا ہوا) ۳۔ سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ (بیشک جلدی کی)

لہ۔ قولی ھیھات اصل میں ھَیْھَیَتَ تھا۔ یائے ثانی بقاعدہ قال الف ہو گئی۔ ھیھات ہو گیا۔ تا کو فتحہ و ساکن دونوں پر پڑھنا درست ہے۔ ۱۲۔ منہ۔ لہ شین میں تینوں حرکتیں مگر فتحہ مشہور ہے را ساکن نون مفتوح و کسرہ دونوں آتا ہے۔ تا مشدد ہے۔ بمعنی افتراق یہ دو اسم پر داخل ہوتا ہے۔ ۱۲۔ منہ

تنبیہ:۔ تمام اسمائے افعال تاکید کا معنیٰ دیتے ہیں۔

۵۔ اسمائے اصوات وہ بے معنیٰ الفاظ جو انسان کی زبان سے کسی کیفیت کے اظہار کے لئے نکلیں۔ جیسے۔ اُحْ اُحْ، سخت کھانسی کے وقت، اُفْ تکلیف و کراہت کے وقت، بَخْ خوشی کے وقت، نَخْ اونٹ بٹھانے کیلئے۔ غَاقِ کوّے کی آواز کی حکایت کے لئے۔

۶۔ اسمائے ظروف وہ اسم جو جگہ یا وقت کو بتلائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) زمان (۲) مکان

۱۔ ظروف زمان اِذْ جس وقت، اِذا جب، مَتیٰ کب، کس وقت، کَیْفَ کیسے، اَیَّانَ کب، اَمْسِ گذشتہ کل، مُذْ، مُنْذُ مدت بتانے کے لئے، قَطُّ (گزشتہ تمام زمانہ کی نفی کے لئے، عَوضُ، قَبْلُ، بَعْدُ یہ تینوں مبنی بر ضمہ ہونگے جبکہ ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہوں یعنی عبارت میں نہ ہوں بلکہ مراد میں ہوں

۲۔ ظروف مکان حَیْثُ جہاں، قُدَّامُ آگے، تَحْتُ نیچے، فَوْقُ اوپر، یہ چاروں مبنی بر ضمہ ہوں گے۔ جبکہ ان کے مضاف الیہ عبارت میں نہ ہوں مراد میں ہوں۔ مزید تفصیل بہار نحو میں دیکھیئے۔

۷۔ اسمائے کنایات وہ اسم جو کسی معین شے پر صراحۃً دلالت نہ کرے۔ جیسے کَمْ[لہ] کَذَا۔ یہ عدد مبہم پر دلالت کرتے ہیں۔ کَیْتَ، ذَیْتَ مبہم بات پر دلالت کرتے ہیں

۸۔ مرکب بنائی اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ مثال اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ)

لہ۔ کم کی دو قسمیں ہیں (۱) استفہامیہ (۲) خبریہ۔ کم استفہامیہ اور کذا کا مابعد تمیز کی بنا پر منصوب ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ، عِنْدِي كَذَا دِرْهَمًا۔ یہ دونوں مضاف نہیں ہوتے کم خبریہ مضاف ہوتا ہے اور اس کا مابعد مضاف الیہ کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جیسے کَمْ ذُوْ بَيْتِهٖ صَدَقْتُ ۱۲ منہ

سبق نمبر ۷

خاص و عام کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں ۱۔ معرفہ ۲۔ نکرہ

معرفہ | وہ اسم ہے جو کسی معیّن چیز کو بتائے جیسے زَیْدٌ اس کی سات قسمیں ہیں

۱۔ **مضمرات** | یعنی تمام ضمیریں جن کا بیان گزر گیا ہے۔

۲۔ **اعلام** | وہ اسم جو جگہ یا شخص یا چیز کا نام ہو جیسے بکر، مدینہ، بہار شریعت

۳۔ **اسمائے اشارات**، ۴۔ **اسمائے موصولہ** | ان کی پوری تفصیل گزر چکی ہے۔

۵۔ **معرفہ باالف لام** | جس پر الف لام تعریف کا داخل ہو جیسے اَلرَّجُلُ۔

۶۔ وہ اسم جو ان مذکورہ پانچ قسموں میں سے کسی کی طرف مضاف ہو جیسے عَبْدُہٗ[ف]
رَسُوْلُ اللّٰہِ، غُلَامُ ھٰذَا، غُلَامُ الَّذِیْ ھُوَ عِنْدِیْ، غُلَامُ الرَّجُلِ۔

۷۔ **معرفہ بہ ندا**[ھ] | وہ اسم جو حرف ندا کے داخل ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو جائے جیسے یَا رَجُلُ۔ اے مرد۔

نکرہ | وہ اسم جو غیر معین چیز کو بتائے جیسے رَجُلٌ جو ہر مرد پر بولا جاتا ہے۔
فَرَسٌ۔ تمام گھوڑوں کو شامل ہے۔

سبق نمبر ۸

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) مذکر (۲) مؤنث

۱۔ **مذکر** | وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ ہو۔ جیسے رَجُلٌ

۲۔ **مؤنث** | وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت ہو۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَۃٌ

علامات تانیث چار ہیں۔ جن میں سے تین قیاسی اور ایک سماعی ہے۔

مؤنث قیاسی | وہ مؤنث ہے کہ جس میں علامت تانیث لفظوں میں ہو جو تین ہیں

۱۔ **تا**: خواہ حقیقت میں ہو جیسے طلحۃٌ یا حکماً ہو جیسے عَقْرَبٌ کہ اس میں تا[ت] تاء

ف۔ اس کا بندہ، اللہ کے رسول۔ اس کا غلام۔ اس شخص کا غلام جو میرے پاس ہے۔ مرد کا غلام ۱۲ منہ

ھ۔ معرفہ بہ ندا کیطرف کوئی اسم مضاف نہیں ہوتا کیونکہ اگر کر دیں تو معرفہ بہ ندا کے بجائے منادیٰ ہو جائیگا ۱۲ منہ

ت۔ کما فی حاشیہ کافیہ ۱۲ منہ

تانیث کے حکم میں ہے۔

۲۔ الف مقصورہ: جیسے حُبلیٰ، کُبریٰ، صُغریٰ، بُشریٰ۔

۳۔ الف ممدودہ: جیسے حَمرَاءُ، سَودَاءُ

نوٹ: الف مقصورہ وہ الف ہے جسے کھڑا پڑھا جائے۔ اور الف ممدودہ وہ الف ہے جسے کھینچ کر یعنی مد کے ساتھ پڑھا جائے۔

مؤنث سماعی: وہ مؤنث ہے کہ جس میں تا مقدر ہو۔ جیسے اَرضٌ، شَمسٌ، هِندٌ کہ اصل میں اَرضَةٌ، شَمسَةٌ، هِندَةٌ تھے اس لئے کہ ان کی تصغیر اُرَیضَةٌ شُمَیسَةٌ، هُنَیدَةٌ آتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ تصغیر و جمع اسموں کو ان کی اصل کی طرف پھیر دیتی ہے۔

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حقیقی (۲) لفظی

۱۔ مؤنث حقیقی: وہ مؤنث جس کے مقابل کوئی جاندار مذکر ہو۔ جیسے امرَاَةٌ کہ اس کے مقابل رَجُلٌ اور نَاقَةٌ اس کے مقابل جَمَلٌ ہے۔

۲۔ مؤنث لفظی: وہ مؤنث جس کے مقابل کوئی جاندار مذکر نہ ہو۔ جیسے ظُلمَةٌ قُوَّةٌ

سبق نمبر ۹

تعداد کے اعتبار سے پھر اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

۱۔ واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے کِتَابٌ ایک کتاب کُرَّاسَةٌ ایک کاپی۔

۲۔ تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، اور اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں نون مکسور کے ساتھ الف یا نون مکسور کے ساتھ یا ما قبل مفتوح بڑھا دیا جائے جیسے کتاب سے کِتَابَانِ، کِتَابَینِ۔ دو کتابیں۔

۳۔ جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زائد پر دلالت کرے اور اس کا واحد لفظوں

یا تقدیراً بدل جائے لفظاً جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ، مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ تقدیراً جیسے فُلْكٌ (ایک کشتی) بروزن قُفْلٌ (ایک تالا). جمع بھی فُلْكٌ (کشتیاں) بروزن اُسْدٌ (بہت سے شیر).

جمع لفظ کے اعتبار سے دو قسموں پر ہے (۱)۔ جمع تکسیر (۲)۔ جمع تصحیح

۱۔ جمع تکسیر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ ہو۔ جیسے رِجَالٌ مَسَاجِدُ جو مسجد اور رجل کی جمع ہے۔ درمیان میں الف آنے کی وجہ سے وزن ٹوٹ گیا۔ اس کو جمع مکسر بھی کہتے ہیں۔ اس کے اوزان ثلاثی میں سماعی (اہل عرب سے سننا) ہیں۔ اور رباعی و خماسی سے فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ[له] کی جمع جَعَافِرُ، جَحْمَرِشٌ کی جَحَامِرُ پانچواں حرف گرا دیتے ہیں بمعنی عمر دراز بوڑھی عورت۔

۲۔ جمع تصحیح:۔ وہ جمع جس کے واحد کا وزن سلامت ہو۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُؤْمِنَاتٌ اس کو جمع سالم بھی کہتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مذکر سالم (۲). جمع مؤنث سالم

۱۔ جمع مذکر سالم:۔ وہ جمع جس کے واحد کے آخر میں واؤ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح یا یا ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔

۲۔ جمع مؤنث سالم:۔ وہ جمع سالم ہے جس کے آخر میں الف و تا ملی ہوں جیسے مُسْلِمَاتٌ

سبق نمبر ۱۰

جمع کی معنی کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں۔ (۱) قلت (۲) کثرت

۱۔ جمع قلت: وہ جمع ہے جو تین سے نو تک پر اولی جائے اس کے چھ اوزان ہیں۔

له۔ یہ اہل بیت میں سے ایک امام کا نام ہے جن کو امام جعفر صادق کہتے ہیں۔ جنکی فاتحہ ۲۲ رجب اکونڈے والی کو ہوتی ہے۔ ۱۲ منہ

جمع قلت کے اوزان

نمبر شمار	اوزان	مثال	واحد	معانی
۱	اَفْعُلٌ	اَکْلُبٌ	کَلْبٌ	کتا
۲	اَفْعَالٌ	اَقْوَالٌ	قَوْلٌ	بات ، کہنا
۳	اَفْعِلَةٌ	اَعْوِنَةٌ	عَوَانٌ	نہ بوڑھا نہ جوان
۴	فِعْلَةٌ	غِلْمَةٌ	غُلَامٌ	بندہ، وہ لڑکا جسکی مونچھ نکلنی شروع ہو
۵	مُفْعِلُوْنَ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمٌ	مسلمان
۶	مُفْعِلَاتٌ	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَةٌ	مسلم عورت

۲۔ جمع کثرت وہ جمع جو دس اور دس سے زائد پر بولی جائے اس کے اوزان مذکور چھ کے علاوہ سب ہیں۔ چند مشہور اوزان تحریر کئے جاتے ہیں۔

جمع کثرت کے چند مشہور اوزان

نمبر شمار	اوزان	مثال	واحد	معانی
۱	فِعَالٌ	عِبَادٌ	عَبْدٌ	بندہ
۲	فُعَّالٌ	خُدَّامٌ	خَادِمٌ	نوکر
۳	فُعُلٌ	رُسُلٌ	رَسُوْلٌ	بھیجا ہوا
۴	فِعَلٌ	فِرَقٌ	فِرْقَةٌ	جماعت ، گروہ
۵	فُعُوْلٌ	حُقُوْقٌ	حَقٌّ	حق ، ثابت
۶	فَعَلَةٌ	طَلَبَةٌ	طَالِبٌ	طلب کرنے والا، مانگنے والا
۷	فَعْلٰی	مَرْضٰی	مَرِيْضٌ	بیمار
۸	فُعَلَاءُ	عُلَمَاءُ	عَلِيْمٌ	جانکار ، پڑھا لکھا
۹	اَفْعِلَاءُ	اَنْبِيَاءُ	نَبِيٌّ	غیب کی بات بتانے والا
۱۰	فِعْلَانٌ	غِلْمَانٌ	غُلَامٌ	لڑکا

سبق نمبر ۱۱ معرب کا بیان

اعراب اسمائے متمکنہ ← → اعراب فعل مضارع

اعراب کی دو قسمیں ہیں (۱) حرکتی (۲) حرفی

۱۔ حرکتی | حرکتی اعراب تین ہیں۔ ضمہ[1]، فتحہ، کسرہ۔ رفع، نصب، جر۔

۲۔ حرفی | حرفی اعراب بھی تین ہیں۔ واؤ، الف، یا تین کو تین سے ضرب دیں تو نو ہوتے ہیں۔ اس طرح اسم متمکن اعراب کے اعتبار سے نو قسموں پر مشتمل ہے جو اسم متمکن کی سولہ قسموں کے لئے خاص ہیں۔ اعراب سے پہلے چند باتیں اور اصطلاحات سمجھ لیں۔

مفرد :۔ مفرد کا معنی (یہاں) یہ ہے کہ تثنیہ، جمع نہ ہو۔

منصرف :۔ وہ اسم جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو جیسے بَکْرٌ۔

صحیح :۔ وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ۔

جاری مجرائے صحیح :۔ وہ اسم جس کے آخر میں واؤ یا یا حرف علت ہو مگر ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ۔

غیر منصرف :۔ وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف سے دو سبب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو، پایا جائے۔ جیسے اَحْمَدُ۔

اسباب منع صرف

نمبر شمار	نو اسباب	مثال	اسباب
۱	عدل	عُمَرُ	عدل، معرفہ
۲	وصف	اَحْمَرُ	وصف، وزن فعل

[1] ضمہ، فتحہ، کسرہ تاء کے ساتھ حرکات بنائیہ واعرابیہ دونوں مراد ہوتے ہیں ویسے نصب، رفع، جر اعرابیہ اور ضم فتح، کسر حرکات بنائیہ ہیں۔ ۱۲ مصنف۔

اسباب	مثال	نواسباب	نمبر شمار
تانیث، معرفہ	طَلْحَۃُ	تانیث	۳
معرفہ، تانیث	زَیْنَبُ	معرفہ	۴
عجمہ، معرفہ	اِبْرَاھِیْمُ	عجمہ	۵
جمع دو سبب کے قائم مقام ہے	مَسَاجِدُ	جمع	۶
ترکیب، معرفہ	مَعْدِیْکَرِبُ	ترکیب	۷
وزن فعل، معرفہ	اَحْمَدُ	وزن فعل	۸
الف نون زائدتان، معرفہ	عِمْرَانُ	الف نون زائدتان	۹

ان کا مفصل بیان بہار نحو میں ہے۔

اسمائے ستہ مکبرہ وہ اسماء جن کی تصغیر نہ ہو وہ چھ ہیں۔ اَبٌ، اَخٌ، فَمٌ، ھَنٌ، ذُوْمَالٍ، حَمٌ اگر یہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو غلامی جیسا اعراب تینوں حالتوں میں یکساں ہوگا۔ جیسے جَاءَ اَبِیْ، رَاَیْتُ اَبِیْ، مَرَرْتُ بِاَبِیْ۔

اسم مقصورہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ[1] ہو جیسے مُوْسٰی، عِیْسٰی، عَصَا

اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یا ماقبل مکسور ہو جیسے قَاضِیْ، حَاجِیْ۔

---

[1] الف مقصورہ سے مراد وہ الف جو زائد نہ ہو کیونکہ اگر زائد ہوگا تو غیر منصرف ہو جائے گا جو دو سبب کے قائم مقام ہے ۱۲ منہ۔

سبق نمبر ۱۲

نوع اعراب	تعداد اعراب	تعداد اسماء معرب	اقسام اسمائے متمکنہ	حالت رفعی مع مثال	حالت نصبی مع مثال	حالت جری مع مثال
اعراب حرکتی	۱	۱	منفرد منصرف صحیح	جاءَنی عمرٌو (ضمہ کے ساتھ)	رأیتُ عمرًوا (فتحہ کے ساتھ)	مررتُ بعمرٍو (کسرہ کے ساتھ)
		۲	منفرد قائم مقام صحیح	جاءَنی دَلْوٌ، ظبیٌ	رأیتُ دَلْوًا، ظبیًا	مررتُ بدَلْوٍ، ظبیٍ
		۳	جمع مکسر منصرف	جاءَنی رِجالٌ	رأیتُ رِجالًا	مررتُ برِجالٍ
	۲	۴	جمع مؤنث سالم	هُنَّ مُسلماتٌ (ضمہ کے ساتھ)	رأیتُ مُسلماتٍ (کسرہ کے ساتھ)	مررتُ بمُسلماتٍ (کسرہ کے ساتھ)
	۳	۵	غیر منصرف	قالَ احمدُ (ضمہ کے ساتھ)	رأیتُ احمدَ (فتحہ کے ساتھ)	مررتُ باحمدَ (فتحہ کے ساتھ)
اعراب حرفی	۴	۶	اسماء ستہ مکبرہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہو	ذَهبَ ابوکَ (واؤ کے ساتھ)	رأیتُ اباکَ (الف کے ساتھ)	مررتُ بابیکَ (یا کے ساتھ)
	۵	۷	مثنیٰ	نصرَ رجلانِ (الف کے ساتھ)	نصرتُ رجلَینِ (یا ماقبل مفتوح)	قلتُ لرجلَینِ (یا ماقبل مفتوح)
		۸	کلا، کلتا جو ضمیر کی طرف مضاف ہو	جاءَنی کِلاهُما، کِلتاهُما	رأیتُ کِلَیهِما، کِلتَیهِما	مررتُ بکِلَیهِما، بکِلتَیهِما
		۹	اثنان، اثنتان	جاءَنی اثنانِ، اثنتانِ	رأیتُ اثنَینِ، اثنتَینِ	مررتُ باثنَینِ، واثنتَینِ
	۶	۱۰	جمع مذکر سالم	جاءَنی مُسلمونَ (واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ)	رأیتُ مُسلمینَ (یا ماقبل مکسور کے ساتھ)	مررتُ بمُسلمینَ (یا ماقبل مکسور کے ساتھ)
		۱۱	اُولُو	جاءَنی اُولُو مالٍ	رأیتُ اُولی مالٍ	مررتُ باُولی مالٍ
		۱۲	عشرون تا تسعون	جاءَنی عشرونَ غلامًا	رأیتُ عشرینَ غلامًا	مررتُ بعشرینَ غلامًا

نوع اعراب	تعداد اعراب	تعداد اسم متمکن	اقسام اسماء متمکنہ	حالت رفعی مع مثال	حالت نصبی مع مثال	حالت جری مع مثال
اعراب تقدیری	۷	۱۳ ۱۴	اسم مقصور غیر جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو	قَرَءَ مُوْسیٰ (تقدیر ضمہ کے ساتھ) جَاءَنِیْ غُلَامِیْ	قَرَأْتُ مُوْسیٰ (تقدیر فتحہ کے ساتھ) ضَرَبْتُ غُلَامِیْ	مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ (تقدیر کسرہ کے ساتھ) مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ
اعراب تقدیری وحرفی	۸	۱۵	اسم منقوص	قَضَی الْقَاضِیْ (تقدیر ضمہ کے ساتھ)	اَکْرَمْتُ الْقَاضِیَ (لفظ فتحہ کے ساتھ)	جَلَسْتُ بِالْقَاضِیْ (تقدیر کسرہ کے ساتھ)
اعراب تقدیری حرفی	۹	۱۶	جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِیَّ (تقدیر واؤ کے ساتھ)	رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ (یا ماقبل مکسور)	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ (یا ماقبل مکسور)

تنبیہ:۔ مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُوْنِیْ تھا اضافت کی وجہ سے نون جمع وتثنیہ گر جاتا ہے پھر قاعدہ جاری ہوا کہ واؤ اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوتے پہلا ساکن ہے۔ پس واؤ کو یا سے بدل دیا اور یا کو یا میں ادغام کر دیا اور یا کی وجہ سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

له کلا اصل میں کِلَوٌ تھا بقاعدہ قال واؤ الف ہو گیا۔ کِلَا ہو گیا۔ کِلْتَا اصل میں کِلْوَیٰ تھا۔ واؤ خلاف قیاس تا ہو گئی کِلْوَیٰ سے کِلْتَا ہو گیا۔ اِثْنَتَانِ اصل میں اِثْنَیَانِ تھا یا خلاف قیاس تا سے بدل دی گئی اِثْنَتَانِ ہو گیا۔ یہ چاروں اسماء مثنیٰ نہیں کیونکہ ان کا واحد نہیں آتا ہے۔ ۱۲ منہ

سبق نمبر ۱۳

اعراب مضارع کا بیان

جس طرح اسم کے تین اعراب ہیں ایسے ہی فعل کے بھی تین اعراب ہیں، مگر وہ رفع، نصب، جزم[1] ہیں۔

فعل مضارع کی اعراب کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔

۱۔ **صحیح[2]** جو ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو جو سات صیغے (چار تثنیہ دو جمع مذکر غائب و حاضر ایک واحد مؤنث حاضر) کے سوا ہیں۔ اس کا رفع ضمہ کے ساتھ جیسے هُوَ يَضْرِبُ هُوَ يَنْصُرُ نصب فتح کے ساتھ جیسے لَنْ يَقُولَ جزم سکون کے ساتھ جیسے لَمْ يَفْتَحْ

۲۔ **مفرد معتل[3] وادی، یائی** اس کا رفع تقدیر ضمہ کے ساتھ جیسے هُوَ يَغْزُوْ، هُوَ يَرْمِيْ۔ نصب فتحہ لفظی کے ساتھ جیسے لَنْ يَغْزُوَ، لَنْ يَرْمِيَ، جزم حذف لام کلمہ کے ساتھ جیسے لَمْ يَغْزُ۔ لَمْ يَرْمِ۔

۳۔ **مفرد معتل الفی** اس کا رفع تقدیر ضمہ کے ساتھ ہوگا۔ جیسے هُوَ يَرْضٰى، نصب بھی تقدیر فتحہ ہوگا جیسے لَنْ يَرْضٰى جزم حذف لام کلمہ کے ساتھ ہوگا جیسے لَمْ يَرْضَ

نوٹ:۔ یہ مضارع معرب کے پانچ صیغوں کا بیان تھا اور بقیہ سات کا بیان دیتے ہے

۴۔ **صحیح و معتل** ضمیر بارز و نون تثنیہ و جمع مذکر واحد مؤنث حاضر کے ساتھ اس کا رفع اثبات نون کے ساتھ جیسے هُمَا يَنْصُرَانِ، هُمَا يَغْزُوَانِ، هُمَا يَرْمِيَانِ هُمَا يَرْضَيَانِ، هُمْ يَنْصُرُوْنَ، هُمْ يَغْزُوْنَ، هُمْ يَرْمُوْنَ، هُمْ يَرْضَوْنَ اَنْتِ تَنْصُرِيْنَ، اَنْتِ تَغْزِيْنَ، اَنْتِ تَرْمِيْنَ، اَنْتِ تَرْضَيْنَ، نصب حذف نون کے ساتھ جیسے لَنْ يَنْصُرَا، لَنْ يَغْزُوَا، لَنْ يَرْمِيَا، لَنْ يَرْضَيَا، لَنْ يَنْصُرُوْا

---

[1] جزم کا معنی سکون نہیں کیونکہ جزم عام اور سکون خاص ہے۔ ۱۲۔ منہ

[2] صحیح سے مراد وہی ہے جو معرب کے بیان میں گزرا ہے ۱۲ منہ [3] معتل وادی و یائی کا مطلب یہ ہے کہ آخری حرف واو یا یا ہو نہ کہ لام کلمہ کیونکہ نحوی آخری حرف کا اعتبار کرتے ہیں ۱۲ منہ

لَنْ یَغْزُوْا، لَنْ یَرْمُوْا۔ لَنْ یَرْضَوْا، لَنْ تَنْصُرِیْ، لَنْ تَغْزِیْ، لَنْ تَرْمِیْ، لَنْ تَرْضَیْ جزم بھی حذف نون کے ساتھ جیسے لَمْ یَنْصُرَا، لَمْ یَغْزُوَا، لَمْ یَرْمِیَا، لَمْ یَرْضَیَا، لَمْ یَنْصُرُوْا، لَمْ یَغْزُوْا، لَمْ یَرْمُوْا، لَمْ یَرْضَوْا، لَمْ تَنْصُرِیْ، لَمْ تَغْزِیْ، لَمْ تَرْمِیْ، لَمْ تَرْضَیْ۔

سبق نمبر ۱۴ الف

عوامل لفظیہ کا بیان

اعراب کے عوامل دو ہیں (۱) لفظی ، (۲) معنوی

۱۔ لفظی وہ عوامل ہیں جو لفظوں میں موجود ہوں، لفظی عوامل تین قسم کے ہیں۔

(۱) حروف (۲) افعال (۳) اسماء ان کی کل تعداد ۹۸ ہے۔

حروف عاملہ کا بیان حروف عاملہ کل ۴۲ ہیں۔ یہ دو قسم کے ہیں۔ (۱) اسم میں عمل کرنے والے (۲) فعل میں عمل کرنے والے۔

اسم میں عمل کرنے والے حروف کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) حروف جارہ (۲) حروف مشبہ بالفعل (۳) لائے نفی جنس (۴) ما اور لا مُشَبَّھَتَیْنِ بِلَیْسَ (۵) حروف ندا۔

۱۔ حروف جارہ یہ سترہ ہیں۔ بیت

بَاءٌ، تَاءٌ، کَافٌ، لَامٌ، وَاوٌ، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِیْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی

یہ حروف صرف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کے آخر کو جر (زیر) دیتے ہیں۔ جیسے اَلْمَالُ لِخَالِدٍ۔

۲۔ حروف مشبہ بالفعل یہ چھ حروف ہیں۔ اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع کرتے ہیں۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ مبتدا کو اسم اِنَّ اور خبر کو خبرِ اِنَّ کہتے ہیں۔

تنبیہ ۱۔ اِنَّ، اَنَّ تحقیق کا معنی دیتے ہیں۔ کَاَنَّ تشبیہ کا معنی دیتا ہے۔ لٰکِنَّ استدراک پر دلالت کرتا ہے۔ لَیْتَ تمنی پر دلالت کرتا ہے۔ لَعَلَّ ترجی (امید) پر دلالت کرتا ہے۔

استدراک | گزشتہ کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنا۔

۲ ما، لا [1]۔ جو لیس [2] سے مشابہت رکھتے ہوں۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں۔ جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا۔ زید کھڑا نہیں ہے لَا رَجُلٌ ظَرِيفًا مرد خوش طبع نہیں ہے۔

ما، لا میں فرق | مَا عام ہے معرفہ نکرہ دونوں پر۔ اور لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۱۴ ب

۴۔ لائے نفی جنس | وہ حرف جو جنس کی نفی کرے۔ یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع کرتا ہے۔ جس کا اسم اکثر مضاف ہوتا ہے۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ عَالِمٌ۔ مرد کا کوئی غلام عالم نہیں ہے۔

دیگر احکام لائے نفی جنس | اس کا اسم اگر نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہوگا۔ جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ۔ کوئی مرد گھر میں نہیں ہے اگر لا کے بعد معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ لا کی تکرار لازمی ہوگی۔ یہ لا بالکل عمل نہیں کرے گا۔ جیسے لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا بَكْرٌ نہ زید میرے پاس ہے نہ بکر۔ اور جب لا کے بعد نکرہ مفرد ہو اور دوسرے نکرہ کے ساتھ لا مکرر ہو تو اس میں پانچ وجہیں جائز ہیں۔

۱۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ	دونوں میں فتحہ	دونوں لائے نفی جنس ہیں۔
۲۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللهِ	فتح اوّل نصب ثانی	اوّل لائے نفی جنس دوم زائد برائے نفی تاکید
۳۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ	دونوں مرفوع	اوّل نفی جنس ملغی العمل دوم زائد نفی تاکید
۴۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ	فتح اوّل رفع ثانی	اوّل نفی جنس دوم زائد نفی تاکید

---

[1] ما، لا لیس سے دو باتوں میں مشابہ ہیں۔ (۱) نفی (۲) دخول ۱۔ نفی: لیس کی طرح یہ بھی نفی کا معنی دیتے ہیں۔ ۲۔ دخول: لیس کی طرح یہ بھی مبتدا، خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ

[2] غیر عامل جو عمل نہیں کرتا ہے۔ ۱۲ منہ

٥۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ | رفعِ اوّل فتحِ دوم | اوّل لا مشابہ بلیس دوم نفی جنس
اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی طاقت اور قوت نہیں۔ [۱]

۵۔ حروف ندا | وہ حروف جن کے ذریعہ منادیٰ کو متوجہ کیا جائے، وہ پانچ حروف ہیں۔ (۱) یَا (۲) اَیَا (۳) ھَیَا (۴) اَیْ (۵) ہمزہ مفتوحہ (اَ)

اعراب منادیٰ | منادیٰ کے چار اعراب ہیں۔ (۱) مرفوع (مبنی برضمہ) جبکہ منادیٰ مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو۔ جیسے یَا اَللّٰہُ اے اللہ۔ یَا رَجُلُ۔ اے مرد۔ (۲) مجرور جبکہ منادیٰ پر لام استغاثہ [۲] ہو۔ جیسے یَا لَزَیْدٍ۔ اے زید (مظلوم کی فریاد کو پہنچ (۳) مفتوح (مبنی برفتحہ) جبکہ آخر میں الف استغاثہ ہو۔ جیسے یَا زَیْدَاہ (۴) منصوب جبکہ منادیٰ مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرۂ غیر معین ہو۔ جیسے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اے اللہ کے رسول یَا رَجُلًا۔ اے مرد، یَا طَالِعًا جَبَلًا۔ اے پہاڑ کے چڑھنے والے۔

تنبیہ:۔ اَ، اَیْ یہ دونوں نزدیک کے لئے، اَیَا، ھَیَا دور کے لئے اور یَا دور اور نزدیک دونوں کے لئے آتا ہے۔

اسم کو نصب کرنے والے دو حروف اور ہیں۔ اِلَّا، واؤ بمعنی مع

سبق نمبر ۱۵

فعل میں عمل کرنے والے حروف

اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ناصب (۲) جازم

حروف ناصبہ | چار ہیں جو فعل مضارع کو نصب کرتے ہیں (۱) اَنْ [۳] جیسے اُرِیْدُ

---

[۱] یعنی گناہوں سے بچنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے اور طاعت کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ۱۲ منہ [۲] فریاد مانگنے لام استغاثہ مفتوح ہوتا ہے تاکہ لام مستغاث مکسور سے التباس نہ ہو ۱۲ منہ

[۳] اَنْ کی دو قسمیں ہیں (۱) مصدریہ (۲) مخففہ من المثقلہ (۱) مصدریہ وہ اَنْ ہے جو فعل ظن کے بعد واقع ہو جیسے حَسِبْتُ اَنْ تَقْرَاَ میں تمہارا پڑھنا گمان کرتا ہوں (۲) مخففہ من المثقلہ وہ اَنْ جو فعل یقین یا ظن غالب و راجح کے بعد واقع ہو جیسے عَلِمْتُ اَنْ سَتَجْعَلُ میں نے جان لیا کہ عنقریب تو بیٹھے گا۔ یاد رہے کہ فعل مضارع کو نصب کرنے والا اَنْ مصدریہ ہے نہ کہ اَنْ مخففہ من المثقلہ ۱۲ منہ

أَنْ تَقُوْمَ ۔ میں تمہارا کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔ أَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں۔ یعنی اُرِیْدُ قِیَامَكَ۔

۲۔ لَنْ [1] : نفی تاکید کا معنیٰ دیتا ہے۔ جیسے لَنْ یَنْصُرَ عَمْرٌو۔ عمرو ہرگز مدد نہیں کرے گا۔ ۳۔ کَیْ : سبب کا معنیٰ دیتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں۔ ۴۔ اِذَنْ : جواب وجزاء کیلئے آتا ہے جیسے اِذَنْ اُکْرِمَكَ ، اس وقت تیری تعظیم کروں گا۔ اس شخص کے جواب میں جو کہے اَنَا اٰتِیْكَ غَدًا۔ میں کل تیرے پاس آؤں گا۔

تنبیہ : چھ حروف کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے اور مضارع کو نصب کرتا ہے۔
۱۔ حَتّٰی : جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ۔ میں گزرا یہاں تک کہ میں شہر میں داخل ہو گیا۔ ۲۔ لامِ جحد [2] : جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ۔ اللہ کا کام نہیں کہ وہ انہیں عذاب دے۔ ۳۔ اَوْ بمعنی اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ۔ جیسے لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ۔ البتہ ضرور میں تیرے پیچھے لگا رہوں گا یہاں تک کہ تو میرا حق دیدے ۴۔ واوِ صرف [3] ۵۔ فاء وہ واؤ اور فا، جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو (امر، نہی، استفہام، نفی، تمنّی، عرض) (۱) امر۔ زُرْنِیْ وَاُکْرِمَكَ۔ تم مجھ سے ملاقات کرو اور میں تمہاری تعظیم کروں۔ (۲) نہی۔ لَا تَشْتِمْنِیْ وَاُھِیْنَكَ تو مجھے گالی مت دے کہ میں تیری اہانت و تحقیر کروں۔ (۳) استفہام۔ اَیْنَ بَیْتُكَ وَاَزُوْرَكَ۔ تمہارا گھر کہاں ہے کہ میں تجھ سے ملاقات کروں۔ (۴) نفی۔ مَا تَاْتِیْنَا وَتُحَدِّثَنَا۔ تمہارا ہمارے پاس آنا اور ہم سے بات کرنا نہیں ہے۔ (۵) تمنی۔

---

[1] لَنْ۔ خلیل نحوی کے نزدیک اس کی اصل لَا اَنْ ہے۔ ہمزہ تخفیف کی وجہ سے حذف کر دیا۔ پھر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ لن ہو گیا۔ لیکن فراء نحوی کے نزدیک اس کی اصل لا ہے الف نون سے بدل دیا لن ہو گیا اور سیبویہ کے نزدیک لن اپنی اصل پر ہے ۱۲۔ منہٗ [2] لام جحد۔ وہ لام جو کانَ منفی کی خبر پر داخل ہو کر نفی تاکید کا فائدہ دیتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول۔ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ ۱۲ منہٗ
[3] واؤ عاطفہ ہے صرف کے معنی روکنا ۱۲ منہٗ

لَيْتَ لِیْ مَالاً فَاُنْفِقَهٗ۔ کاش میرے پاس مال ہوتا کہ میں اس کو خرچ کرتا۔
۶۔ عرض۔ اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔ کیا تم ہمارے پاس نہیں آؤ گے کہ بھلائی پاؤ۔ ۶۔ لام کی جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔ میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں۔

سبق نمبر ۱۶

۲۔ حروف جازمہ | جو حروف فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں پانچ ہیں۔ لَمْ، لَمَّا لام امر، لائے نہی، اِنْ شرطیہ جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ اس نے نہیں مارا، لَمَّا یَضْرِبْ اس نے اب تک نہیں مارا، لِیَضْرِبْ چاہیئے کہ وہ مارے، لَا تَضْرِبْ تو مت مار اِنْ تَضْرِبْ، اَضْرِبْ۔ اگر تو مارے گا میں ماروں گا۔

نوٹ:۔ اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ اول کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں یہ ہمیشہ مستقبل کے لئے آتا ہے۔ اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اگر تو مارے گا تو مارے روں گا۔ شرط کی جزا میں چار مقام پر فاء جزائیہ لانا ضروری ہے۔ ۱۔ جملہ اسمیہ پر: جیسے اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ، اگر تو میرے پاس آئے گا تو تیری عزت کی جائے گی۔ ۲۔ امر پر: جیسے اِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ۔ اگر تو زید کو دیکھے گا تو اس کی تعظیم کرنا۔ ۳۔ نہی پر: جیسے اِنْ اَتَاکَ خَالِدٌ فَلَا تُهِنْهُ۔ اگر تیرے پاس خالد آئے تو اس کی توہین نہ کرنا۔ ۴۔ دعا پر: ہو۔ جیسے اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا۔ اگر تو میری عزت کرے تو اللہ تجھے جزائے خیر دے۔

سبق نمبر ۱۷

افعال عاملہ کا بیان

افعال عاملہ کل انتیس ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) معروف (۲) مجہول اور سارے

عوامل ہیں۔

۱۔ فعل معروف:۔ فعل معروف لازم ہو یا متعدی اپنے فاعل کو رفع اور چھ اسموں کو نصب کرتا ہے۔

فاعل | وہ اسم ہے جس سے پہلے ایک فعل ہو جس کی نسبت اس اسم کی طرف اس طرح ہو کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ۔ زید کھڑا ہوا۔

۱۔ مفعول مطلق | جو فعل مذکور کا مصدر ہو یا اس کا ہم معنیٰ ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں نے حقیقۃً مارا۔ اور جَلَسْتُ قُعُوْدًا۔ میں حقیقۃً بیٹھا۔

۲۔ مفعول فیہ | وہ اسم ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو۔ اس کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ ظرف زمان، ظرف مکان۔

۱۔ ظرف زمان:۔ وہ اسم زمان جس میں فعل واقع ہو یا یوں سمجھ لیں کہ جو مَتٰی کا جواب ہو۔ جیسے مَتٰی جِئْتَ جواب اَمْسِ۔ تم کب آئے۔

۲۔ ظرف مکان:۔ وہ اسم مکان جس میں فعل واقع ہو یا جو اَیْنَ کے جواب میں بولیں جیسے اَیْنَ تَذْھَبُ۔ تم کہاں جاؤ گے کے جواب میں لاہور لاہور جاؤں گا۔

۳۔ مفعول معہ | وہ اسم جو واؤ[1] بمعنی مع کے بعد ذکر کیا جائے۔ جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَ الْجُبَّاتِ بمعنی مَعَ الْجُبَّاتِ۔ جاڑا آیا جبوں کے ساتھ۔

۴۔ مفعول لہٗ | وہ اسم جو دلالت کرے ایسی چیز پر جو فعل مذکور کا سبب ہو یا سبب بنے۔ جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ۔ میں زید کی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا۔

۵۔ حال | وہ اسم جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا۔ زید سوار ہو کر آیا۔ ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا۔ میں نے زید کو باندھ کر مارا۔ لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ۔ میں نے زید سے ملاقات کی اس حال میں کہ ہم دونوں سوار ہیں۔

---

[1] واؤ اختصار کی وجہ سے ذکر کرتے ہیں کہ وہ مَعَ سے مختصر ہے۔ ۱۲ منہ

ذوالحال :- وہ اسم جس کی حالت بیان کی جائے۔ (فاعل مفعول)

حال، ذوالحال کا حکم : ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اگر نکرہ ہو تو حال مقدم (پہلے) ہو گا۔ جیسے جَاءَ نِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ۔ مرد میرے پاس سوار ہو کر آیا۔ حال جملہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ۔ میں نے امیر کو دیکھا اس حال میں کہ وہ سوار تھا۔

۶۔ تمیز : وہ اسم جو معدود[1]، مکیل، موزون، ممسوح سے پوشیدگی اور ابہام دور کرے۔ جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا۔ میرے پاس گیارہ روپے ہیں۔ عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا۔ میرے پاس دو بوری گیہوں ہے۔ مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَۃٍ سَحَابًا۔ آسمان میں ہتھیلی برابر بادل نہیں۔

نوٹ :- فعل متعدی مفعول بہٖ کو نصب بھی کرتا ہے۔

مفعول بہٖ : وہ اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا۔ زید نے بکر کو مارا۔

فاعل کی دو قسمیں ہیں (۱) مظہر (۲) مضمر۔ مظہر۔ جیسے ضَرَبَ بَکْرٌ۔ بکر نے مارا۔ مضمر (مستتر، پوشیدہ) جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ۔ زید نے مارا۔ اس کا فاعل ھُوَ اس میں پوشیدہ ہے۔ فاعل مؤنث حقیقی یا ضمیر مؤنث ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث ہو گا جیسے قَامَتْ ھِنْدُ، ھِنْدٌ قَامَتْ (ھندہ کھڑی ہوئی)۔ فاعل مظہر مؤنث غیر حقیقی اور جمع تکسیر ہو تو فعل مذکر مؤنث دونوں لانا جائز ہے جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ۔ سورج طلوع ہوا۔ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قَالَ الرِّجَالُ۔ مردوں نے کہا، قَالَتِ الرِّجَالُ۔

---

[1] ۔ معدود سے مراد جو چیز شمار کی جائے۔ مثلاً انڈے مکیل یعنی جو چیز ناپی جائے مثلاً دودھ تیل وغیرہ۔ موزون یعنی جو چیز وزن کی جائے۔ مثلاً سونا چاندی، غلہ۔ ممسوح یعنی جو چیز اندازے سے دی جائے، رکنو وغیرہ کی ڈھیری ۱۲، منہ

سبق نمبر ۱۸

۲۔ فعل مجہول | وہ فعل ہے جو فاعل کی طرف منسوب نہ ہو۔ اس کو فعل مالم یسم فاعلہ بھی کہتے ہیں۔ فعل مجہول فاعل کے بجائے مفعول بہ کو رفع اور باقی تمام مفاعیل (مفعولوں) کو نصب کرتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، اَمَامَ الْاَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهٖ تَادِيْبًا وَالْخَشَبَةَ ۔ زید جمعہ کے دن امیر کے سامنے لکڑی سے شدید مارا گیا۔ امیر کے گھر میں ادب سکھانے کیلئے۔

فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ متعدی بیک مفعول :۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ خَالِدًا ۔ زید نے خالد کو مارا۔

۲۔ متعدی بدو مفعول :۔ ایک پر بھی اکتفاء جائز ہو جیسے اَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا میں نے زید کو ایک درہم دیا۔ اَعْطَيْتُ زَيْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور اَعْطٰى کے ہم معنی کا بھی یہی حکم ہے۔

۳۔ متعدی بدو مفعول :۔ ایک پر اکتفاء جائز نہ ہو۔ یہ حکم افعال قلوب کا ہے۔ افعالِ قلوب سات ہیں۔ ۱۔ عَلِمْتُ ۲۔ رَأَيْتُ ۳۔ وَجَدْتُ یقین کے لئے۔ ۴۔ حَسِبْتُ ۵۔ خِلْتُ ۶۔ ظَنَنْتُ شک کے لئے۔ ۷۔ زَعَمْتُ شک اور یقین دونوں کے لئے۔ جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا ۔ میں نے زید کو فاضل جانا ، ظَنَنْتُ زَيْدًا عَالِمًا میں نے زید کو عالم گمان کیا۔

۴۔ متعدی بسہ مفعول :۔ جیسے اَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا ۔ میں نے زید کو بتایا کہ بکر فاضل ہے ۔ وہ یہ افعال ہیں۔ اَعْلَمَ ، اَرٰى ، اَنْبَاَ ، خَبَّرَ ، اَخْبَرَ ، نَبَّاَ ، حَدَّثَ ۔

تنبیہ :۔ افعال قلوب کے مفعول دوم اور اَعْلَمْتُ کے مفعول سوم ، مفعول لہ ، مفعول معہ کو نائب فاعل نہیں بنا سکتے لیکن ان کے علاوہ دوسرے مفعول کو نائب فاعل بنا سکتے ہیں۔

سبق نمبر ۱۹

افعال ناقصہ کا بیان

افعالِ ناقصہ | وہ افعال ہیں جو صرف فاعل سے پورے نہیں ہوتے بلکہ ایک خبر کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں افعالِ ناقصہ کہتے ہیں۔ یہ سترہ افعال ہیں۔ ۱۔ کَانَ ۲۔ صَارَ ۳۔ ظَلَّ ۴۔ بَاتَ ۵۔ أَصْبَحَ ۶۔ أَمْسٰی ۷۔ أَضْحٰی ۸۔ عَادَ ۹۔ اٰضَ ۱۰۔ غَدَا ۱۱۔ رَاحَ ۱۲۔ مَازَالَ ۱۳۔ مَابَرِحَ ۱۴۔ مَاانْفَكَّ ۱۵۔ مَافَتِئَ ۱۶۔ مَادَامَ ۱۷۔ لَیْسَ۔

افعالِ ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتداء (اسم) کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔ زید کھڑا تھا۔ زَیْدٌ اس کا اسم مرفوع اور قَائِمًا خبر منصوب ہے

تنبیہ: ان افعال میں بعض کبھی کبھی تام بھی ہوتے ہیں۔ جو صرف فاعل پر پورے ہو جاتے ہیں۔ جیسے کَانَ الْمَطَرُ بمعنی حَصَلَ الْمَطَرُ (بارش ہوئی) ان کے مشتقات کا بھی یہی عمل ہے۔

سبق نمبر ۲۰

افعالِ مقاربہ | وہ فعل جو خبر کو اپنے فاعل کے قریب کر دے یہ چار ہیں۔ ۱۔ عَسٰی ۲۔ کَادَ ۳۔ کَرَبَ ۴۔ اَوْشَكَ۔ یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں۔

تنبیہ: ۱۔ اِن کی خبر اکثر مضارع اَنْ کے ساتھ آتی ہے اور کبھی اَنْ کے بغیر بھی۔ جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ، عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ۔ اُمید ہے کہ زید عنقریب نکلے گا اور کبھی مضارع اَنْ کے ساتھ عَسٰی کا فاعل بھی ہوتا ہے۔ جو مصدر کے معنی میں ہوگا اور اس صورت میں خبر کی ضرورت نہ ہوگی جیسے عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ

لہ یعنی قَارَبَ زَیْدٌ نِ الْخُرُوجَ۔ زید کا نکلنا قریب ہو گیا۔ ۱۲۔ منہ

امید ہے کہ زید کا نکلنا قریب ہوا۔

افعالِ مدح و ذم | وہ افعال جن سے اچھائی یا برائی بیان کی جائے۔ یہ چار ہیں۔

۱۔ نِعْمَ ۲۔ حَبَّذَا مدح کیلئے۔ ۳۔ بِئْسَ ۴۔ سَاءَ ذم کیلئے۔

مخصوص بالمدح، بالذم | وہ اسم جو ان کے فاعل کے بعد ہو۔ نِعْمَ، بِئْسَ، سَاءَ کے فاعل صرف تین ہو سکتے ہیں ۱۔ معرفہ بالف لام، جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ۔ اچھا مرد ہے زید ۲۔ وہ اسم جو معرفہ بالف لام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے بِئْسَ صَاحِبُ الْغُلَامِ بَکْرٌ۔ برا ہے صاحبِ غلام بکر ۳۔ ضمیر مستتر جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو۔ جیسے سَاءَ رَجُلًا خَالِدٌ۔ خالد مرد ہونے کے اعتبار سے برا ہے۔ ساء میں ھُوَ ضمیر پوشیدہ ہے۔ جس کی تمیز رَجُلًا منصوب ہے۔ حَبَّذَا زَیْدٌ کا فاعل ذا اور زید مخصوص بالمدح ہے۔

افعالِ تعجب | وہ فعل جو انشاءِ تعجب پر دلالت کریں۔ اس کے دو ہی صیغے آتے ہیں ۱۔ مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا یعنی اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا کتنا اچھا ہے زید۔ مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ مبتدا، اَحْسَنَ فعل تعجب ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، زَیْدًا مفعول بہ ہے۔ جملہ ہو کر خبر ہوا۔

۲۔ مَا اَفْعِلْ بِهٖ، جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ اَحْسِنْ فعل امر بمعنی ماضی یعنی اصل عبارت یہ ہے۔ اَحْسَنَ زَیْدٌ بمعنی صَارَ ذَا حُسْنٍ با زائد ہے۔ زید حسین ہو گیا۔ فعل تعجب صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے۔ اگر مزید فیہ یا رباعی[له] سے اس کا معنی ادا کرنا ہو تو مصدر منصوب کے شروع میں مَا اَشَدَّ زائد کر دیں۔ جیسے مَا اَشَدَّ اِسْتِخْرَاجَ زَیْدٍ۔ زید کا نکلنا کتنا شدید ہے۔

له۔ اور ایسے ہی ثلاثی مجرد لَوْنٌ و عیب سے تعجب کا معنی ادا کرنا مقصود ہو تو مَا اَشَدَّ مصدر منصوب کے شروع میں زائد کردیں۔ ۱۲ منہ

سبق نمبر ۲۱ الف

اسمائے عاملہ کا بیان

اسمائے عاملہ کل ستائیس ہیں۔ ان کی گیارہ قسمیں ہیں۔

۱۔ **اسمائے شرطیہ** وہ اسماء جو اِنْ شرطیہ کا معنی دیتے ہیں وہ نو اسماء[1] ہیں جو دو فعل پر داخل ہوتے ہیں اور فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں اور مستقبل کا معنی دیتے ہیں

۱۔ مَنْ: جیسے مَنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ جس کی تو مدد کرے گا میں مدد کرونگا

۲۔ مَا: جیسے مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ جو تو کرے گا میں کروں گا۔

۳۔ اَیْنَ: جیسے اَیْنَ تَذْهَبْ اَذْهَبْ جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا۔

۴۔ مَتیٰ: جیسے مَتیٰ تَقْرَأْ اَقْرَأْ جب تو پڑھے گا میں پڑھونگا۔

۵۔ اَیُّ: جیسے اَیَّ شَیْءٍ تَأْکُلْ اٰکُلْ جو تو کھائے گا میں کھاؤں گا۔

۶۔ اَنّیٰ: جیسے اَنّیٰ تَکْتُبْ اَکْتُبْ جہاں تو لکھے گا میں لکھوں گا۔

۷۔ اِذْمَا: جیسے اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ جب تو سفر کرے گا میں سفر کرونگا۔

۸۔ حَیْثُمَا: جیسے حَیْثُمَا تَقْصُدْ اَقْصُدْ جہاں کا تو ارادہ کریگا میں ارادہ کرونگا۔

۹۔ مَهْمَا: جیسے مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ جب تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔

۲۔ **اسمائے افعال بمعنی ماضی** وہ اسماء جو فعل[2] ماضی کے معنی میں ہوں وہ تین ہیں اور اسم کو فاعلیت کی وجہ سے رفع کرتے ہیں۔

۱۔ هَیْهَاتَ: جیسے هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ بمعنی بَعُدَ یَوْمُ الْعِیْدِ کتنا دور ہو گیا عید کا دن ۲۔ شَتَّانَ: جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وَخَالِدٌ کیسے جدا ہو گئے زید اور خالد ۳۔ سَرْعَانَ: جیسے سَرْعَانَ زَیْدٌ کتنا تیز چلا زید۔

---

[1] اِذْ بھی اِنْ شرطیہ کا معنی دیتا ہے مگر غیر عامل ہونے کی وجہ سے ترک کیا کہ یہاں عامل کا بیان ہے ۱۲ منہ [2] اسماء افعال بمعنی ماضی میں تعجب کا معنی ہوتا ہے اور هَیْهَاتَ شَتَّانَ، سَرْعَانَ کے متعلق صـ پر دیکھیں ۱۲ منہ

۳۔ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر | وہ اسماء جو امر حاضر معروف کا معنی دیتے ہیں۔

عمل: یہ اسماء اسم کو مفعولیت کی وجہ سے نصب کرتے ہیں۔ یہ چھ اسم ہیں۔

۱۔ رُوَیْدَ: جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا بمعنی اُمْهِلْ زَیْدًا۔ زید کو ضرور مہلت دو

۲۔ بَلْهَ ۳۔ حَیَّهَلْ ۴۔ عَلَیْكَ ۵۔ دُوْنَكَ ۶۔ هَا۔ ان کا تفصیلی بیان مع امثلہ اسماء مبنیہ میں گزر چکا ہے۔

سبق نمبر ۱۲ ب

۴۔ اسم فاعل | اسم فاعل فعل معروف کا عمل کرتا ہے۔ یعنی فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب کرتا ہے لیکن دو شرطوں کے ساتھ (۱)۔ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو (۲)۔ اسم فاعل سے پہلے چھ چیزوں میں سے کوئی ہو۔ جو مثال کے ساتھ ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ مبتدا: جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ زید کا باپ کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا۔ زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا زید کا باپ عمرو کو مارتا ہے یا مارے گا۔

۲۔ موصوف:۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ بَكْرًا میرے پاس ایسا مرد آیا جس کا باپ بکر کو مارتا ہے یا مارے گا۔

۳۔ موصول:۔ جیسے جَاءَنِی الْقَائِمُ اَبُوْهُ۔ میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا، جَاءَنِی الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا۔ آیا میرے پاس وہ شخص جس کا باپ عمرو کو مارتا ہے یا مارے گا۔

۴۔ ذوالحال:۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاكِبٌ غُلَامُهٗ۔ میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہے۔

۵۔ ھمزہ استفہام:۔ جیسے اَضَارِبٌ زَیْدٌ خَالِدًا۔ کیا زید خالد کو مارتا ہے یا مارے گا

۶۔ حرف نفی: جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ زید کھڑا نہیں ہے یا کھڑا نہ ہوگا۔

مَاضَارِبٌ زَیْدٌ بَکْرًا۔ زید بکر کو نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا۔ ان مثالوں میں قَائِمٌ، ضَارِبٌ ۔ قَامَ۔ ضَرَبَ کا عمل کرتے ہیں۔

۵۔ اسم مفعول: اسم مفعول انہیں مذکورہ دو شرطوں[1] کے ساتھ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل (مفعول مالم یسم فاعلہ) کو رفع کرتا ہے۔ مثالیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ مبتداء: جیسے زَیْدٌ[2] مَضْرُوْبٌ عَمُّہٗ زید کا چچا مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا۔ عَتِیْقٌ مُعْطیً غُلَامُہٗ دِرْھَمًا۔ عتیق کے غلام کو درھم دیا جاتا ہے یا دیا جائیگا رَفِیْقٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًا فَاضِلًا۔ رفیق کے لڑکے کو خبر کی جاتی ہے کہ عمرو فاضل ہے یا خبر دی جائے گی کہ عمرو فاضل ہے۔

۲۔ موصوف: جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُہٗ فَاضِلًا۔ میرے پاس ایسا مرد آیا جس کا بیٹا فاضل جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا۔

۳۔ موصول: جیسے جَاءَنِی الْمَضْرُوْبُ اَبُوْہُ۔ میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا۔

۴۔ ذوالحال: جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُہٗ۔ میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا غلام مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا۔

۵۔ ہمزۂ استفہام: جیسے اَمَضْرُوْبٌ خَالِدٌ۔ کیا خالد مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا۔

۶۔ حرف نفی: جیسے مَا مَضْرُوْبٌ زَیْدٌ۔ زید نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا۔

تنبیہ: ۔ مَضْرُوْبٌ، مُعْطیً، مَعْلُوْمٌ، مُخْبَرٌ۔ ضُرِبَ، اُعْطِیَ، عُلِمَ

---

[1] یعنی (۱) اسم مفعول حال یا استقبال کے معنی میں ہو (۲) اسم مفعول سے پہلے چھ چیزوں میں سے کوئی ہو جس پر اسم مفعول اعتماد کرتا ہو۔ ۱۲ منہ [2] پہلی مثال متعدی بیک مفعول اور دوسری متعدی بدو مفعول اور تیسری متعدی بسہ مفعول کی ہے ۱۲ منہ

أُخْبِرَ کا عمل کرتے ہیں۔

۶۔ صفت مشبہ صفت مشبہ اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع کرتی ہے بشرطیکہ اس سے پہلے پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک ہو اور اس پر اعتماد کرتی ہو۔ مثالیں

۱۔ مبتداء : جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ۔ زید کا غلام حسین ہے۔

۲۔ موصوف : جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَحْمَرُ وَجْھُہٗ۔ میرے پاس ایسا مرد آیا جس کا منہ سرخ ہے۔

۳۔ ذوالحال : جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَحْمَرُ وَجْھُہٗ۔ آیا میرے پاس زید اس حال میں کہ اس کا چہرہ سُرخ ہے۔

۴۔ ہمزہ استفہام : جیسے أَحَسَنٌ زَیْدٌ۔ کیا زید حسین ہے۔

۵۔ حرف نفی : جیسے مَا حَسَنٌ زَیْدٌ۔ زید حسین نہیں ہے۔

تنبیہ : جو عمل حَسَنٌ کرتا ہے وہی حَسَنٌ بھی کرتا ہے۔

سبق نمبر ۲۱ ج

۷۔ اسم تفضیل اسم تفضیل[۱] اس شرط پر اپنے فعل کا عمل کرتا ہے کہ اس سے پہلے مبتداء یا موصوف یا ذوالحال ہو۔ اس کے استعمال کے تین طریقے ہیں[۲]۔

۱۔ مِنْ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ بَکْرٍ۔ زید بکر سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

---

[۱]۔ اسم تفضیل مسئلہ کحل کے علاوہ کہیں بھی اسم ظاہر میں عمل نہیں کرتا ہمیشہ اسم ضمیر میں (جو اسی میں پوشیدہ ہوتی ہے) عمل کرتا ہے اور مذکورہ تین اشیاء پر اعتماد کرتا ہے کیونکہ الف لام بمعنی الذی اسم موصول اس پر داخل نہیں ہوتا لہٰذا اس پر اعتماد بھی نہیں کرے گا لیکن حرف استفہام اور حرف نفی داخل ہوتے ہیں پس اس پر اعتماد کریگا۔ ۱۲ منہ

[۲]۔ ان تینوں طریقوں استعمال میں اصل مِنْ ہے پھر اضافت پھر لام لیکن ان میں سے کوئی اختیار نہ کرنا جائز نہیں ہاں اگر مفضل علیہ مشہور یا معلوم ہو تو کر سکتے ہیں جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اسی طرح ایک طریقہ سے زائد اختیار کرنا بھی ناجائز ہے ۱۲ منہ

۲۔ موصوف: جَاءَنِی زَیْدٌ الْأَعْلَمُ میرے پاس (بکر) سے زیادہ دانا زید آیا۔ ۳۔ اضافت: جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ زید قوم سے فاضل تر ہے۔

تنبیہ: ان تینوں صورتوں میں اسم تفضیل کا فاعل ھُوَ ضمیر ہے۔ جو اس میں پوشیدہ ہے اور اسم تفضیل اسی ھُوَ میں عمل کرتا ہے۔

۸۔ مصدر | مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو تو لازم میں صرف فاعل کو رفع اور متعدی میں مفعول کو نصب بھی کرتا ہے لیکن اکثر و بیشتر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے أَعْجَبَنِی قِیَامُ زَیْدٍ۔ مجھے تعجب میں ڈال دیا زید کے کھڑے ہونے نے۔ أَعْجَبَنِی ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا۔ مجھے تعجب میں ڈال دیا زید کی مار نے عمرو کو۔

۹۔ اسم مضاف | اسم مضاف، مضاف الیہ کو جر کرتا ہے جیسے جَاءَنِی غُلَامُ سَعِیْدٍ۔ میرے پاس سعید کا غلام آیا۔ حقیقت میں یہاں لام مقدر ہوتا ہے۔ جس کی اصل غُلَامٌ لِسَعِیْدٍ ہے۔

۱۰۔ اسم تام | اسم کی تمامیت چھ طرح سے ہوتی ہے۔ (۱) تنوین سے۔ جیسے عِنْدِی رِطْلٌ زَیْتًا۔ میرے پاس سات چھٹانک زیتون کا تیل ہے۔ (۲) تقدیر تنوین سے جیسے عِنْدِی أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ میرے پاس گیارہ مرد ہیں۔ (۳)۔ نون تثنیہ سے۔ جیسے عِنْدِی قَفِیْزَانِ بُرًّا۔ میرے پاس دو بوری گندم ہے (۴) نون جمع سے۔ جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِیْنَ أَعْمَالًا۔ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل کس کے ہیں۔ (۵)۔ مشابہ نون جمع سے جیسے عِنْدِی عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا۔ میرے پاس بیس درھم ہیں۔ (۶) اضافت سے جیسے عِنْدِی مِلْؤُهُ عَسَلًا۔ میرے پاس کچھ (معہود برابر) شہد ہے۔

۱۱۔ اسمائے کنایہ | کسی معین چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جس کی دلالت اس پر واضح نہ ہو

اسماء کنایہ دو ہیں ۱۔ کَمْ ۲۔ کَذَا۔

کَمْ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ استفہامیہ ۲۔ خبریہ

کَمْ استفہامیہ اور کَذَا تمیز کو نصب کرتے ہیں۔ جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ تمہارے پاس کتنے مرد ہیں؟۔ عِنْدِیْ کَذَا دِرْھَمًا۔ میرے پاس اتنے درہم ہیں۔ کَمْ خبریہ اپنی تمیز کو جر دیتا ہے۔ جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ۔ میں نے کتنا مال خرچ کر دیا۔

تنبیہ: کَمْ ہمیشہ شروع کلام میں آتا ہے اور کَذَا وسط کلام میں اور مکرر ذکر کیا جاتا ہے۔ کَمْ خبریہ کی تمیز پر مِنْ جارہ بھی آتا ہے۔ جیسے قولہٗ تعالٰی کَمْ مِنْ مَلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں میں بہت فرشتے ہیں۔

سبق نمبر ۲۲

عوامل معنوی کا بیان

معنوی عامل دو ہیں۔

معنوی وہ عامل جو ملفوظ [۱] نہ ہوں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ابتداء:۔ یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا۔ جو مبتداء اور خبر کو رفع کرتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ فَاضِلٌ۔ زید فاضل ہے۔ اس مثال میں زَیْدٌ مبتداء اور فَاضِلٌ خبر ہے۔ یہ دونوں ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہیں اس سلسلے میں دو مذہب اور ہیں

(۱) ابتداء مبتداء میں اور مبتداء خبر میں عامل ہے۔

(۲)۔ مبتداء خبر میں اور خبر مبتداء میں عامل ہے۔

۲۔ فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا:۔ یہ فعل مضارع کو رفع کرتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ۔ زید مارتا ہے یا مارے گا۔ یَضْرِبُ، ناصب و جازم نہ ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

---

[۱]۔ یعنی جس کا زبان سے تلفظ نہ کر سکیں ۱۲ منہ

سبق نمبر ۲۳ الف

توابع کا بیان

تابع وہ دوسرا لفظ ہے جو ایک ہی جہت سے اپنے پہلے لفظ کا ہم اعراب ہو۔
فائدہ: پہلے لفظ کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں اور تابع اعراب میں ہمیشہ اپنے متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔

تابع کی پانچ قسمیں ہیں ۱۔ صفت ۲۔ تاکید ۳۔ بدل ۴ عطف بحرف ۵۔ عطف بیان۔

۱۔ صفت وہ اسم تابع ہے جو متبوع کے معنی کو یا متبوع کے متعلق کے معنی کو ظاہر کرے۔
جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ۔ میرے پاس ایک عالم مرد آیا۔ جَاءَنِی رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ۔ میرے پاس ایک حسین غلام والا مرد آیا۔

گویا صفت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وہ اسم تابع جو متبوع کی کیفیت یا وصف ظاہر کرے۔

یہ صفت دس باتوں میں اپنے متبوع کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۔ معرفہ ۲۔ نکرہ ۳۔ مذکر ۴۔ مؤنث ۵۔ مفرد ۶۔ تثنیہ ۷۔ جمع ۸۔ رفع ۹۔ نصب ۱۰۔ جر۔ یعنی بیک وقت چار باتوں میں اپنے متبوع کے مطابق ہونا ضروری ہے جیسے قَالَ رَجُلٌ عَالِمٌ۔ ایک عالم مرد نے کہا۔ قَالَ رَجُلَانِ عَالِمَانِ۔ دو عالم مردوں نے کہا۔ نَصَرَ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ۔ کئی عالم مردوں نے مدد کی۔ تُصَلِّیْ اِمْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ۔ ایک دانا عورت نماز پڑھتی ہے۔ تُصَلِّیْ اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ۔ دو دانا عورتیں نماز پڑھتی ہیں۔ تُصَلِّیْ نِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ۔ کئی دانا عورتیں نماز پڑھتی ہیں۔ ان مثالوں میں عَالِمٌ، عَالِمَۃٌ، رَجُلٌ، اِمْرَأَۃٌ (متبوع) کی علمی حالت بیان کر رہے ہیں۔

(۲)۔ وہ اسم تابع جو متبوع کے متعلق معنی کی کیفیت یا وصف کو ظاہر کرے۔ جو پانچ

چیزوں میں اپنے متبوع کے مطابق ہوتی ہے باقی میں نہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ (۳) رفع (۴) نصب (۵) جر۔ بیک وقت صرف دو چیزوں میں مطابقت ضروری ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ۔ میرے پاس دانا باپ والا مرد آیا۔ اس مثال میں عالم متعلق متبوع ابوہ کی علمی حالت بیان کر رہا ہے۔

فائدہ :۔ نکرہ کی صفت جملہ خبریہ بھی لا سکتے ہیں لیکن اس جملہ میں نکرہ کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر بھی لانا ضروری ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ۔ میرے پاس ایک مرد آیا جس کا باپ دانا ہے۔

سبق نمبر ۲۳/ب

۲۔ تاکید :۔ وہ اسم تاکید ہے جو متبوع کے حال کو نسبت[ل] میں یا شمولیت[ل] میں پختہ کر دے کر سننے والے کو کوئی شک نہ رہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ زَیْدٌ۔ میرے پاس زید آیا زید جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُهٗ۔ میرے پاس زید خود آیا۔

اس مثال میں دوسرے زَیْدٌ اور نَفْسُهٗ نے یہ ثابت کر دیا کہ آنے والا زید ہی ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہ رہا۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں ۔ ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی۔

۱۔ تاکید لفظی :۔ وہ تاکید ہے جس میں لفظ کی تکرار ہو جیسے جَاءَنِیْ بَکْرٌ بَکْرٌ۔ میرے پاس بکر آیا بکر۔

۲۔ تاکید معنوی :۔ وہ تاکید ہے جس میں ان آٹھ الفاظ میں سے کوئی ایک ہو۔ ۱۔ نَفْسٌ ۲۔ عَیْنٌ ۳۔ کِلَا ۴۔ کِلْتَا ۵۔ کُلٌّ ۶۔ اَجْمَعُ ۷۔ اَکْتَعُ ۸۔ اَبْصَعُ۔ ۱ ابتع

ل۔ متبوع کے منسوب الیہ ہونے کو پختہ کرتی ہے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ زَیْدٌ، زَیْدٌ اول منسوب الیہ ہے زید دوم نے اس کے منسوب الیہ ہونے کو سننے والے کی نگاہ میں پختہ کر دیا ہے اور کسی قسم کے شبہ کا امکان نہ رہا۔ ۱۲ منہ ل یعنی متبوع میں افراد ہوں تو تاکید سے اس کے تمام افراد شامل ہونے میں پختہ ہو جاتے ہیں جیسے اَلْاِنْسَانُ کُلُّهُمْ نَاطِقٌ میں اِنْسَان تمام افراد کو شامل ہے اور لفظ کل نے اسکی شمولیت کو پختہ کر دیا ۱۲ منہ

فائدہ : لفظ نَفْسُہٗ، عَیْنُہٗ، صیغے اور ضمیر کی تبدیلی کے ساتھ واحد، تثنیہ، جمع ہر ایک کیلئے آتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ۔ میرے پاس زید خود آیا۔ جَاءَ الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا۔ دونوں زید خود آئے۔ صَلَّی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ۔ سب زید نے خود نماز پڑھی۔

کِلَا تثنیہ مذکر کِلْتَا تثنیہ مؤنث کیلئے خاص ہیں جیسے جَاءَنِیْ الزَّیْدَانِ کِلَاھُمَا میرے پاس دونوں زید آئے۔ جَاءَتِ الْھِنْدَانِ کِلْتَاھُمَا۔ دونوں ہندہ آئیں

کُلُّ، اَجْمَعُ، واحد جمع کی تاکید کیلئے آتے ہیں جیسے کَتَبْتُ الدُّرُوْسَ کُلَّہَا۔ میں نے سب کے سب سبق لکھ لئے۔ جَاءَنِیْ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ۔ میرے پاس ساری کی ساری قوم آئی۔ جَاءَ الرِّجَالُ اَجْمَعُوْنَ، اَبْصَعُوْنَ، اَکْتَعُوْنَ، اَبْتَعُوْنَ سارے کے سارے مرد آگئے اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ۔ اَجْمَعُ کے تابع ہیں یعنی بغیر اجمع کے نہیں استعمال ہوتے اور نہ ہی اجمع پر مقدم ہو سکتے ہیں۔

سبق نمبر ۲۳/ج

۳۔ بدل | وہ اسم تابع ہے جو مقصود بہ نسبت ہو۔ جیسے اَرْسَلَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔

بدل کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ بدل الکل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط

۱۔ بدل الکل :۔ بدل اور مبدل منہ کا مصداق (مطلب) ایک ہو (دونوں کا مقصود ایک ہی ہو) جَاءَنِیْ بَکْرٌ اَخُوْکَ۔ میرے پاس بکر تیرا بھائی آیا۔

۲۔ بدل البعض :۔ وہ اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا جزو ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُہٗ۔ مارا گیا زید اس کا سر۔

۳۔ بدل الاشتمال :۔ وہ اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ۔ چھینا گیا زید اس کا کپڑا۔

۳۔ **بدل الغلط** وہ اسم تابع جو غلطی کے بعد دوسرا لفظ بولا جائے اور بعد والا ہی مقصود ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ خَالِدٌ بَکْرٌ۔ میرے پاس خالد آیا (بلکہ) بکر۔

۴۔ **عطف بحرف** وہ اسم تابع ہے جو متبوع کے ساتھ حرف عطف کے بعد آئے اور اپنے متبوع کی نسبت میں مقصود بھی ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔ میرے پاس زید اور عمرو آئے۔

فائدہ:۔ حروف عطف دس ہیں جن کا ذکر حروف غیر عاملہ میں آئے گا۔

۵۔ **عطف بیان** وہ اسم تابع ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے جیسے قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَبُوْ بَکْرٍ۔ خلیفہ اول عبداللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

سبق نمبر ۲۴ الف

حروف غیر عاملہ کا بیان

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں اور جن کی تعداد بیالیس ۴۲ ہے۔

۱۔ **حروف تنبیہ** وہ حروف جس سے مخاطب کو متنبہ اور آگاہ کیا جائے۔ وہ تین[1] ہیں۔ (۱) اَلَا (۲) اَمَا (۳) هَا۔ جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ خبردار بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم (۶۳) توبہ۔

فائدہ:۔ متکلم ان حروف کا ذکر اس لئے کرتا ہے کہ مخاطب غافل نہ رہے اور اس کی بات توجہ کے ساتھ سنے۔

۲۔ **حروف ایجاب** ایجاب کا معنی جواب دینا وہ حروف جو کسی کا جواب واقع ہوں وہ چھ ہیں ۱۔ نَعَمْ[2] ۲۔ بَلٰی[3] ۳۔ اَجَلْ ۴۔ اِیْ ۵۔ جَیْرِ ۶۔ اِنَّ

---

[1] ان میں سے اَلَا اور اَمَا جملے کے شروع میں آتے ہیں اور هَا مفرد اور جملہ دونوں کے شروع میں آتا ہے [2] نَعَمْ جملہ خبریہ اور انشائیہ دونوں کے جواب میں واقع ہوتا ہے جیسے کسی نے اطلاع دی قَامَ زَیْدٌ فِی الْمَسْجِدِ اس کے جواب میں آپ نے کہا نَعَمْ۔ انشائیہ کی مثال کتاب میں مذکور ہے ۱۲ منہ [3] بَلٰی حرف جملہ منفیہ کے جواب میں واقع ہوتا ہے خواہ وہ خبریہ ہو یا انشائیہ اور اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ، اکثر وبیشتر مُخْبِرٌ (خبر دینے والے) کی تصدیق کیلئے آتے ہیں جیسے قَدْ فَازَ اِبْنُکَ فِی الْاِمْتِحَانِ۔ بے شک تمہارا لڑکا امتحان میں کامیاب ہوگیا۔ اس کے جواب میں اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ ہاں بیشک کامیاب ہوگیا اور اِیْ اکثر استفہام کے بعد آتا ہے ۱۲ منہ۔

جیسے أَصَلَّيْتَ الْفَجْرَ۔ کیا تم نے فجر کی نماز پڑھی کے جواب میں نَعَمْ۔ ہاں۔

۳۔ حروف تفسیر | وہ حروف جن سے کسی کلام وغیرہ کی وضاحت کی جائے۔ یہ دو حرف ہیں۔ (۱) أَيْ (۲) أَنْ

فائدہ :۔ أَيْ جملہ اور مفرد دونوں کی تفسیر کرتا ہے جیسے قُطِعَ رِزْقُهٗ أَيْ مَاتَ اس کا رزق بند ہو گیا یعنی وہ مر گیا۔ جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَيْ أَبُوْ عَمْرٍو۔ میرے پاس زید یعنی ابو عمرو آیا۔ اور أَنْ صرف مفرد کی تفسیر کرتا ہے۔ جیسے نَادَيْنٰهُ أَنْ يَّا إِبْرٰهِيْمُ ہم نے اسے پکارا اے ابراہیم۔

۴۔ حروف مصدریہ | وہ حروف جو کلمہ پر داخل ہو کر مصدر کا معنی دیں۔ وہ تین ہیں
(۱) مَا (۲) أَنْ (۳) أَنَّ

فائدہ :۔ مَا، أَنْ، صرف فعل پر داخل ہوتے ہیں اور فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ جیسے ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔ زمین اتنی وسیع ہوتے ہوئے ان پر تنگ ہو گئی۔ أَعْجَبَنِيْ أَنْ ضَرَبْتَ۔ تمہارے مارنے نے مجھے تعجب میں ڈال دیا۔ اور أَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے أَعْجَبَنِيْ أَنَّكَ قَائِمٌ۔ تمہارا کھڑا ہونا مجھے تعجب میں ڈال دیا۔

نوٹ :۔ واضح رہے کہ أَنْ جب ماضی پر داخل ہوتا ہے تو عمل نہیں کرتا اسی طرح أَنَّ کے ساتھ ما لاحق کر دینے سے عمل باطل ہو جاتا ہے جیسے أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

سبق نمبر ۲۴ ب

۵۔ حروف تحضیض | تحضیض بمعنی ابھارنا وہ حروف جن کے ذریعہ مخاطب کو کسی کام کیلئے ابھارا جائے یا ترغیب دی جائے۔ جیسے أَلَا تَحْفَظُ الدَّرْسَ۔ تم سبق کیوں نہیں یاد کرتے۔ حروف تحضیض چار ہیں۔ (۱) أَلَا (۲) هَلَّا (۳) لَوْلَا (۴) لَوْمَا

یہ حروف فعل مضارع پر تخصیص کا اور ماضی پر تندیم یعنی مخاطب کو شرمندہ و پشیمان کرنے کا فائدہ دیتے ہیں۔

۶۔ **حرف توقع** | وہ حرف جس سے کسی چیز کے حصول کا انتظار ہو جیسے قَدْ رَکِبَ الْاَمِیْرُ۔ امید کہ امیر ابھی سوار ہو گیا[1] حرف توقع ایک ہے جو قَدْ ہے۔

فائدہ:۔ حرف قَدْ ماضی میں تحقیق اور ماضی کو حال سے قریب کر دیتا ہے اور مضارع میں تقلیل کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَاءِ۔ تمہارا آسمان کی طرف بار بار منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں۔

۷۔ **حروف استفہام** | وہ حروف جن کے ذریعہ کوئی چیز سمجھی جائے۔

حروف استفہام دو ہیں (۱) ہمزہ (أ) (۲) هَلْ جو ہمیشہ کلام کے شروع میں آتے ہیں جیسے أَزَیْدٌ عَالِمٌ۔ کیا زید دانا ہے۔ هَلْ ضَرَبَ عَمْرٌو۔ کیا عمرو نے مارا۔

۸۔ **حرف ردع** | ردع بمعنی روکنا۔ وہ حرف جس سے بات کرنے والے کو بات سے روکا جائے وہ ایک ہے (۱)۔ كَلَّا بمعنی حَقًّا جیسے كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ بے شک عنقریب جان لوگے۔

۹۔ **تنوین** | وہ نون ساکن جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے بعد آئے۔ جیسے زَیْدٌ۔ تنوین کی پانچ قسمیں ہیں۔ ۱۔ تمکن جیسے زَیْدٌ ۲۔ تنکیر جیسے صَهٍ۔ چپ رہ ۳۔ عوض یَوْمَئِذٍ ۴۔ مقابلہ جیسے مُسْلِمَاتٌ جو مُسْلِمُوْنَ کے نون کے مقابل ہے ۵۔ ترنم جو اشعار کے آخر میں ہوتی ہے جیسے

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ
وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

۱ اے ملامت کرنے والی معشوقہ مجھ پر ملامت اور غصہ مت کر اگر میں تیرے عشق میں سچا ہوں تو کہہ دے کہ تو میرے عشق میں بر حق ہے۔

---

[1] مثلاً اس شخص سے کہا جائے جو امیر سے سوار ہونے کی توقع اور امید رکھے ۱۲ منہ

فائدہ: تنوین ترنم اسم، فعل، حرف سب پر داخل ہوتی ہے لیکن بقیہ چار صرف اسم پر داخل ہوتی ہیں۔

سبق نمبر ۲۴ / ج

۱۰۔ نون تاکید اس کی دو قسمیں (۱) خفیفہ (۲) ثقیلہ

۱۔ خفیفہ: وہ نون جو ساکن ہو۔ جیسے اُنْصُرَنْ ضرور مدد کر تو

۲۔ ثقیلہ: وہ نون جو مشدد ہو جیسے اِضْرِبَنَّ تو ضرور ضرور مار

فائدہ: یہ دونوں نون فعل[1] مستقبل کے آخر میں آتے ہیں اور تاکید کا معنی دیتے ہیں

۱۱۔ حروف زیادت وہ حروف جو تاکیدِ معنی، تحسینِ کلام وغیرہما کیلئے آتے ہیں۔

حروف زائدہ آٹھ ہیں۔ (۱) اِنْ (۲) اَنْ (۳) مَا (۴) لَا (۵) مِنْ (۶) کاف (۷) باء (۸) لام آخری چار حروف جر بھی ہیں جیسے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہ۔ اس مثال میں مِنْ اور باء زائد ہیں۔

۱۲۔ حروف شرط حروف شرط دو ہیں (۱) اَمَّا تفصیل کیلئے آتا ہے۔ جس کے جواب میں فا لانا ضروری ہے جیسے اَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ۔ وہ جو بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہیں۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ۔ اور جو لوگ خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں۔ (۲) لَوْ۔ پہلے جملے میں نفی ہونے کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ اگر آسمان و زمین میں

---

(۱) خواہ امر ہو جیسے اِضْرِبَنْ۔ اِضْرِبَنَّ ضرور ضرور مار تو یا نہی ہو جیسے لَا تَفْعَلَنْ، لَا تَفْعَلَنَّ ہرگز ہرگز مت کر یا استفہام ہو جیسے هَلْ يَفْعَلَنْ۔ هَلْ يَفْعَلَنَّ کیا تم ضرور ضرور کرو گے یا تمنی ہو جیسے لَيْتَكَ تَضْرِبَنْ تَضْرِبَنَّ کاش کہ تو ضرور بالضرور مارے۔ یا عرض ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَنْ، فَتُصِيْبَنَّ خَيْرًا۔ کیا تم ہمارے پاس نہیں آؤ گے کہ تم ضرور بالضرور بھلائی پاؤ گے ۱۲ منہ۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود ہوتا تو آسمان و زمین برباد ہو جاتے۔

۱۳۔ لَوْلَا | دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلے جملہ کے وجود کی وجہ سے دوسرے کی نفی کرتا ہے اور دوسرے جملہ کو جواب لَوْلَا کہتے ہیں۔ جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ علی کی وجہ سے عمر ہلاک نہ ہوا۔

۱۴۔ لام مفتوحہ | وہ لام مفتوح جو تاکید کیلئے آتا ہے۔ جیسے لَعَمْرٌو اَفْضَلُ مِنْ بَكْرٍ بے شک عمرو بکر سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

۱۵۔ مَا | بمعنی مادام جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاُسْتَاذُ۔ میں کھڑا رہوں گا استاد کے بیٹھنے تک۔

۱۶۔ حروف عاطفہ | وہ حروف جو معطوف کو معطوف علیہ کی طرف اعراب واحکام میں مائل کرتے ہیں۔

حروف عاطفہ دس ہیں۔ (۱) واؤ (۲) فا (۳) ثُمَّ (۴) حَتّٰی (۵) اَوْ (۶) اِمَّا (۷) اَمْ (۸) لَا (۹) بَلْ (۱۰) لٰكِنْ۔ ان کی تفصیل اگلی کتابوں میں ملے گی۔

سبق نمبر ۳۵

اسمائے غیر عاملہ کا بیان

اسمائے غیر عاملہ کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم استفہام | وہ اسم جس کے ذریعہ کوئی بات سمجھی جائے۔

لہ۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے واقعہ یوں تھا کہ ایک حاملہ عورت سے زنا کا صدور ہو گیا تو شرعی ثبوت کے بعد آپ نے سنگسار کا حکم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یاد دہانی فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ حاملہ عورت کو وضع حمل کے بعد سنگسار کیا جائے تو اسی موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ یعنی علی رضی اللہ عنہ کی یاد دہانی نے عمر کو ہلاکت (دینی) سے بچا لیا ۱۲ منہ۔

لہ مَا مصدریہ اور دَامَ فعل ناقص پس مادام کا معنی کل وقت نہ کہ مطلق وقت ۱۲ منہ۔

اسم استفہام چھ ہیں۔ (۱) مَا (۲) أيُّ (۳) مَتیٰ (۴) أَيْنَ (۵) كَيْفَ (۶) مَنْ۔

۲۔ اسمائے معرفہ: اسمائے اشارات، اسمائے موصولہ، اسمائے مضمرات وغیرھا۔

۳۔ اسمائے ظروف: فَوْقُ، تَحْتُ، عَوْضُ، قَطُّ، بَيْنَا، بَيْنَمَا، يَسَارُ، يَمِيْنُ۔ وَرَآءُ۔ خَلْفُ۔ وغیرھا۔

۴۔ اسمائے اصوات: أُحْ۔ أُفْ۔ بَخْ۔ نَخْ۔ غَاقِ۔ وغیرھا۔

سبق نمبر ۲۶

بحث مُستثنیٰ

مُستثنیٰ: وہ اسم ہے جو حرف استثناء کے بعد واقع ہوتا کہ یہ واضح ہو جائے کہ اس اسم کی نسبت حرف استثناء کے ماقبل کی طرف ہے، مابعد کی طرف نہیں جیسے جَاءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدٌ۔ میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا۔

حروف استثناء: دس ہیں۔ (۱) اِلَّا (۲) غَيْرُ (۳) سِوٰی (۴) حَاشَا (۵) خَلَا (۶) عَدَا (۷) مَا خَلَا (۸) مَا عَدَا (۹) لَيْسَ (۱۰) لَا يَكُوْنُ

مُستثنیٰ منہ: وہ چیز جس سے کوئی چیز نکالی جائے۔

مُستثنیٰ: وہ چیز جو نکالی جائے۔

استثناء: وہ حروف جس کے ذریعہ کوئی چیز نکالی جائے۔ پس مثال مذکور میں قوم مستثنیٰ منہ اور زید مستثنیٰ اور اِلَّا حرف استثناء ہے۔

مُستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل (۲) منقطع

۱۔ **مُتصل:** وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو پھر حرفِ استثناء کے ذریعہ نکالا گیا ہو۔ مثلاً مثال مذکور میں زید قوم میں داخل تھا پھر اِلَّا کے ذریعہ نکال دیا گیا۔

۲۔ **منقطع:** وہ مُستثنیٰ جو مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو اور حرفِ استثناء کے بعد لایا گیا ہو

جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔ میرے پاس قوم آئی مگر گدھا نہیں آیا۔

مفرغ:۔ جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ۔ میرے پاس (کوئی) نہیں آیا مگر زید آیا۔

غیر مفرغ:۔ وہ مستثنیٰ جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ اِلَّا اِبْلِیْسَ۔ ملائکہ نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔

کلام موجب:۔ وہ کلام جس میں نفی، نہی، استفہام نہ ہو۔

کلام غیر موجب:۔ وہ کلام جس میں نفی، نہی، استفہام ہو۔

سبق نمبر ۲۷

اعراب مستثنیٰ:۔ مستثنیٰ کے چار اعراب ہیں۔

۱۔ واجبی نصب:۔ مندرجہ ذیل پانچ صورتوں میں مستثنیٰ منصوب ہوگا۔

۱۔ اِلَّا کے بعد کلام موجب مستثنیٰ منصوب ہوگا۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔ میرے پاس قوم آئی علاوہ زید کے۔

۲۔ کلام غیر موجب میں مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو بھی مستثنیٰ منصوب ہوگا۔ جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا بَکْرًا اَحَدٌ۔ میرے پاس کوئی نہیں آیا علاوہ بکر کے۔

۳۔ مستثنیٰ منقطع ہو تو منصوب ہوگا جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا فَرَسًا۔ میرے پاس قوم آئی مگر گھوڑا نہیں آیا۔

۴۔ مستثنیٰ خَلَا[1]۔ عَدَا کے بعد اکثر نحویوں کے نزدیک منصوب ہوگا۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا عَمْرًا، عَدَا عَمْرًا۔ میرے پاس قوم آئی مگر عمرو نہیں آیا۔

---

[1] خَلَا، عَدَا کے بعد بعض نحوی مجرور (زیر) پڑھتے ہیں کیونکہ دونوں حرف جر ہیں اور حرف جر اسم کے آخر کو جر دیتا ہے اور اکثر نحوی منصوب پڑھتے ہیں اسلئے کہ دونوں فعل ہیں اور ان میں ھو ضمیر پوشیدہ فاعل ہے اور ان کا مابعد مفعول ہے فعل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان پر مَا مصدریہ داخل ہوتا ہے لہٰذا ان کا مابعد مفعولیت کی وجہ سے منصوب ہوگا۔ ۱۲ منہ۔

۵۔ مَاخَلَا ، مَاعَدَا ، لَیْسَ ، لَا یَکُوْنَ کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوگا۔ جیسے
جَاءَنِی الْقَوْمُ مَاخَلَا زَیْدًا ۔ میرے پاس قوم آئی علاوہ زید کے۔
۲۔ **منصوب :۔** پڑھنا جائز استثناء کی وجہ سے اور ماقبل سے بدل ماننے کی وجہ سے مرفوع پڑھنا افضل ہے۔ جیسے مَافَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ ۔ اِلَّا قَلِیْلًا مِنْھُمْ ۔ ان میں تھوڑے ہی ایسا کرتے۔ مَاجَاءَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا ۔ اِلَّا زَیْدٌ ۔ میرے پاس زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔
۳۔ **عوامل کے مطابق اعراب ہوگا** جبکہ مستثنیٰ مفرغ کلام غیر موجب میں ہو۔ جیسے
مَاجَاءَنِیْ اِلَّا خَالِدٌ ۔ میرے پاس خالد کے علاوہ (کوئی) نہیں آیا۔
مَارَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا ۔ میں نے زید کے علاوہ (کسی) کو نہیں دیکھا۔
مَامَرَرْتُ اِلَّا بِخَالِدٍ ۔ میں خالد کے علاوہ (کسی) کے پاس سے نہیں گذرا۔
۴۔ **مجرور :۔** غَیْرَ ، سِوٰی ، سَوَآءِ ، کے بعد اور حَاشَا کے بعد اکثر نحوی کے نزدیک مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے۔ اور حَاشَا کے بعد بعض نحوی منصوب پڑھتے ہیں جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ ، سِوٰی زَیْدٍ ، سَوَآءِ زَیْدٍ ، حَاشَا زَیْدٍ بعض حَاشَا زَیْدًا ، پڑھتے ہیں۔ میرے پاس قوم آئی علاوہ زید کے۔
تنبیہ :۔ اوپر معلوم ہوا کہ غَیْرَ کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے لیکن لفظ غَیْرَ کا اعراب مذکورہ تمام صورتوں میں مستثنیٰ بِاِلَّا کے اعراب کی طرح ہوگا۔ مثلاً
(۱) مستثنیٰ متصل کلام موجب میں غَیْرَ منصوب ہوگا۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ ۔
(۲) کلام غیر موجب میں مستثنیٰ ، مستثنیٰ منہ سے پہلے ہو تو (غَیْرَ) منصوب ہوگا۔ جیسے مَا جَاءَنِیْ غَیْرَ زَیْدٍ اَحَدٌ ۔
(۳) مستثنیٰ منقطع ہو تو غَیْرَ منصوب ہوگا جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ ۔
(۴) مستثنیٰ کلام غیر موجب میں ہو تو استثناء کی وجہ سے غَیْرَ منصوب ہوگا اور

بدل کی وجہ سے مرفوع۔ جیسے مَا جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرُ زَیْدٍ۔ غَیْرُ زَیْدٍ۔
۵۔ عوامل کے مطابق:۔ جبکہ مستثنیٰ مفرغ کلام غیر موجب میں ہو جیسے مَا جَاءَ نِیْ غَیْرُ زَیْدٍ، مَا رَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ۔ مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ۔
ان تمام صورتوں میں غَیْر، اِلَّا کے معنیٰ میں ہے۔
نوٹ:۔ لفظ غَیْرُ اصل میں صفت کیلئے بنایا گیا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ غَیْرُ زَیْدٍ۔ اور استثناء کے معنی کیلئے بھی آتا ہے۔ جس کی بہت سی مثالیں گزر چکی ہیں اسی طرح اِلَّا استثناء کیلئے وضع کیا گیا ہے اور کبھی کبھی صفت کا معنی بھی دیتا ہے۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یعنی غَیْرُ اللّٰهِ۔ اگر آسمان و زمین میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود ہوتا تو آسمان و زمین برباد ہو جاتے۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی غَیْرُ اللّٰهِ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

تمت بالخیر

بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہٖ
فقیر عطاء المصطفیٰ قادری اعظمی خادم
دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی۔ ۵
۵ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء